

## صوبائی اسمبلی شمال مغربی سرحدی صوبہ

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیئرمین پشاور میں بروز منگل مورخہ یکم جولائی 2003ء بمطابق 30 ربیع

الثانی 1424 ہجری صبح دس بجکر بیس منٹ پر منعقد ہوا۔

جناب سپیکر، بخت جہان خان مسند صدارت پر ہوئے۔

### تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ - بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ -  
وَعَدَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْأَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِينَ  
مِنْ قَبْلِهِمْ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِينَهُمُ الَّذِي ارْتَضَى لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِنْ بَعْدِ خَوْفِهِمْ أَمْنًا يَعْبُدُونَنِي لَا  
يُشْرِكُونَ بِي شَيْئًا وَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذَلِكَ فَأُولَئِكَ سَمِ الْفَالِسِقُونَ O وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ  
وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ -

(ترجمہ): جو لوگ تم میں سے ایمان لائے اور نیک کام کرتے رہے ان سے خدا کا وعدہ ہے کہ ان کو ملک کا  
حاکم بنا دے گا جیسا ان سے پہلے لوگوں کو حاکم بنایا تھا اور ان کے دین کو جسے اس نے ان کے لئے پسند کیا ہے  
مستحکم و پائیدار کرے گا اور خوف کے بعد ان کو امن بخشنے گا۔ وہ میری عبادت کریں گے اور میرے ساتھ کسی  
چیز کو شریک نہ بنائیں گے۔ اور جو اس کے بعد کفر کرے تو ایسے لوگ بد کردار ہیں۔ اور نماز پڑھتے رہو اور  
زکوٰۃ دیتے رہو اور پیغمبر خدا کے فرمان پر چلتے رہو تاکہ تم پر رحمت کی جائے۔ و آخر دعوانا ان الحمد لله

رب العالمین

## نشانزدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب سپیکر: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ کو سُچنز آور۔

Mrs. Riffat Akbar Swati: Point of order Sir, Mr. Speaker Sir! If you allow me -----

جناب سپیکر: ایسی بات ہے کہ کو سُچنز آور میں پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہو سکتا۔ آپ چیئر کے ساتھ تعاون کریں، یہ رولز میں ہے۔

محترمہ رفت اکبر سواتی: سر! آپ کا اختیار ہے۔

جناب سپیکر: یہ رولز میں ہے، اس کے بعد، کو سُچنز، کے بعد ان شاء اللہ آپ کو موقع میں دونگا۔

محترمہ رفت اکبر سواتی: صرف ایک منٹ کی بات ہے۔

جناب سپیکر: کو سُچنز آور کے بعد میں موقع دونگا، رولز میں ہے کہ بالکل یہ نہیں ہو سکتا۔ آپ رولز دیکھ لیں۔ اگر آپ کہیں تو میں آپ کو پڑھ کر سناؤں گا کہ کو سُچنز آور کے دوران پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہو سکتا، پلیز آپ یہ نوٹ فرمائیں۔ سارے معزز اراکین اسمبلی سے میری استدعا ہے کہ کو سُچنز آور کے بعد میں بالکل آپ کو اجازت دونگا، کو سُچنز آور کے بعد میں اجازت دوں گا۔ کو سُچن نمبر 30 جناب زرگل خان صاحب (Absent) کو سُچن نمبر 50 جناب پیر محمد خان۔ زما پہ خیال مطمئن ہے۔ مولانا صاحب کلمہ کہے دہ وائی چھی ہر وخت زما د محکمے سوالات وائی د بل چا خو ما او نہ لیدل۔ لبرہ گزارہ ورسرہ او کبئی۔

\* 50۔ جناب پیر محمد خان: کیا وزیر تعلیم ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ حکومت ہر سال محکمہ تعلیم کے لئے ہر سکول کے لئے مختلف مدوں میں فنڈز فراہم کرتی ہے؟

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو ضلع شانگلہ کے ہائی، مڈل، پرائمری بوائز اور پرائمری گرلز کے تمام سکولوں کو جنوری 1999ء سے اب تک جن جن مدوں میں فنڈز دیئے گئے ہیں، ہر سکول کا نام اور فنڈز کی مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

مولانا فضل علی (وزیر تعلیم): (الف) حکومت ضرورت کے مطابق سکولوں کو ہر دوسرے یا تیسرے سال فنڈز فراہم کرتی ہے۔

(ب) ضلع شانگلہ یکم جولائی 2001ء سے قائم ہوا ہے، اس لئے 2001ء اور 2002ء کے سکول وائز فنڈز کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے۔

1- کلاس روم کنزیومبیل۔ صوبہ سرحد حکومت ضلع شانگلہ مردانہ و زنانہ پرائمری سکولوں کے لئے 2001ء اور 2002ء کے دوران اس مد میں مبلغ -/408143 روپے فراہم کیے ہیں جس پر سے 100 مردانہ اور 48 زنانہ پرائمری سکولوں کو بذریعہ سکول PTAS پر چیز ہو چکی ہے۔

2- فرنیچر: ضلع شانگلہ کے گورنمنٹ پرائمری زنانہ و مردانہ سکولوں میں فرنیچر کی خریداری کے لئے -/241000 روپے فراہم کئے گئے تھے جس پر 23 پرائمری سکولوں کے لئے چیز جاری ہے اور ڈل وہائی زنانہ مردانہ سکولوں کے لئے مبلغ -/3003100 روپے 02-2001 کے دوران فراہم کئے گئے تھے جس پر ڈل وہائی سکولوں کے لئے خریداری برائے فرنیچر جاری ہے۔

3- سامنس کا سامان: صوبہ سرحد حکومت نے ضلع شانگلہ کے ڈل وہائی زنانہ و مردانہ سکولوں میں سامنس کا سامان کی خریداری کے لئے 02-2001 کے دوران مبلغ -/300000 روپے فراہم کئے تھے۔ جس پر تین سکولوں کے لئے سامنس کے سامان کی خریداری جاری ہے۔ (تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی)

جناب پیر محمد خان: جناب سپیکر! زما خو ھدو راخی نہ، خو خیر دے چہ خنگہ دوئی وائی، ھسپی دا تفصیل خو دوئی ور کیرے دے خو زما خیال دے کہ دوئی پکبیبی انکوائری تہ تیار دی چہ واقعی دا کوم کوم خائے تہ چہ پیسے منظورے شوہی دی کوم سکول تہ، چہ دا واقعی پہ ھغہ سکولونو کبیبی صحیح لگیدلے دی پہ کار باندہی کہ نہ دی، دھغی د پارہ انکوائری تہ دوئی تیار دی کہ نہ دی تیار؟

جناب سپیکر: جی منسٹر صاحب، مولانا فضل علی صاحب۔

وزیر تعلیم: بسم الرحمن الرحیم۔ شکریہ، جناب سپیکر صاحب۔ مونبرہ بالکل انکوائری تہ تیار یو پہ دہی کبیبی کومو کومو سکولونو تہ چہ پیسے تلے دی کہ

چرے پہ خائے نہ وی لگیدلے او داسی خہ شے ثابت شو نو دھغی خلاف بہ باقاعدہ کارروائی کوؤ۔

جناب سپیکر: مہربانی جی۔

جناب پیر محمد خان: نو د دہی انکوائری بہ چا تہ حوالہ کړی چہ دا اوشی خکہ زما۔۔۔۔۔

وزیر تعلیم: د دہی انکوائری بہ د دہی پیر تہمنت پہ ذیعہ مونہرہ او کړو کہ چرے پہ ہغی بانڈی تاسو نہ یی مطمئن، دہی پیر تہمنتل بہ مونہرہ او کړو چہ کہ پہ ہغی بانڈی نہ وی مطمئن نو بس بیا تہیک دہ چہ خنگہ پیر محمد خان صاحب وائی۔

جناب سپیکر: دہی پیر تہمنتل بہ او کړی، تاسو بہ Liaison ورسرہ اوساتی۔

جناب پیر محمد خان: پہ بل اجلاس کنبی بہ دلته ہغہ رپورٹ پیش کړی۔

جناب سپیکر: بس صحیح دہ جی۔ تہیک شوہ۔

جناب پیر محمد خان: تہیک شوہ۔

جناب سپیکر: صحیح شوہ۔ کوسچن نمبر 122 جناب ذاکر اللہ خان، ایم پی اے صاحب۔ (Absent) کوسچن نمبر 188 جناب وجیہہ الزمان ایم پی اے صاحب (Absent) کوسچن نمبر 235 جناب محمد امین صاحب ایم پی اے۔

\* 235 جناب محمد امین: کیا وزیر تعلیم صاحب ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ حکومت صوبہ سرحد ہر سال پرائمری سکولوں کی سٹیشنری اور معمولی مرمت کے لئے خطیر رقم مہیا کرتی ہے؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ ضلع سوات کے سکولوں کے لئے 2001 اور 2002 کے لئے کم و بیش سولہ لاکھ روپے مختص کئے گئے تھے؛

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو ضلع سوات کے سکولوں کو یہ رقم کیوں فراہم نہیں کی گئی؟

مولانا فضل علی (وزیر تعلیم): ضلع سوات کے پرائمری سکولوں کے لئے حکومت سرحد نے صرف سٹیشنری وغیرہ مہیا کرنے کی غرض سے مبلغ سولہ لاکھ، اکہتر ہزار تین سو اسی روپے فراہم کئے تھے جو کہ 31 مئی 2002 میں مذکورہ رقم خزانے سے برآمد کروا کر نیشنل بینک سیدو شریف میں جمع کی تھی چونکہ یہ ایک نیا سسٹم تھا، قانونی پیچیدگیاں زیادہ تھیں۔ ہر سکول کے اکاؤنٹ میں یہ رقم جمع کروانا تھا چونکہ ضلع سوات میں 1318 پرائمری سکول ہیں اور دفتر ہذا کو سکولوں کے اکاؤنٹ نمبر جمع کروانے میں کافی وقت درکار تھا مزید DCO سوات کی وساطت سے ضلعی ناظم کی منظوری بھی لینی تھی اور اس کے بعد متعلقہ سکولوں کو چیک جاری بھی کئے تھے لیکن کچھ اکاؤنٹ نمبروں کی غلطی کی بناء پر واپس کئے گئے اسی دوران اکاؤنٹس جنرل صوبہ سرحد کی آڈٹ پارٹی بغرض آڈٹ آئی اور اس نے اعتراض کیا کہ مذکورہ رقم واپس کی جائے جس کی وجہ سے ای ڈی او سکول و خواندگی نے مذکورہ رقم متعلقہ پرائمری سکول کے اکاؤنٹ میں جمع نہیں کی اور تاحال ڈی او پرائمری سوات کے اکاؤنٹ نیشنل بینک سیدو شریف میں پڑی ہے۔ ضلع سوات کے ڈی سی او کی وساطت سے ضلع ناظم سے درخواست کی گئی ہے کہ مذکورہ رقم خرچ کرنے کی اجازت دی جائے لیکن تاحال کوئی جواب موصول نہیں ہوا۔ مندرجہ بالا حقائق کی روشنی میں محکمہ کا یہ اصرار ہے کہ اس میں محکمہ کا کوئی قصور نہیں ہے۔

جناب محمد امین: سوال نمبر 235، اوس مے را واغستو۔

جناب سپیکر: آں۔

جناب محمد امین: اوس مے را واغستو جی۔

جناب سپیکر: مطمئن یے ؟

جناب محمد امین: نولا مے کتلے نہ دے جی کہ لبرہ موقع راتہ راکرئی جی۔

جناب سپیکر: مطمئن یے زما پہ خیال۔۔۔۔۔

جناب محمد امین: کتلے مے نہ دے، دا جواب مے کتلے نہ دے جی کہ لبرہ موقع

را کرئی۔

جناب سپیکر: نوخو مطمئن یے کنہ چہی دے نہ دے کتلے نو۔

جناب محمد امین: اوس راتہ ملاؤ شو، پہ دہی ساعت راتہ ملاؤ شو۔

وزیر تعلیم: جواب ئے نہ دے کتلے جی، مطمئن دے۔

جناب محمد امین: اوس را غلم جی۔

جناب سپیکر: خہ بیا منسٹر صاحب سرہ ملاؤ شہ، مطمئن بہ دے کری۔

جناب محمد امین: تھیک شوہ جی۔

جناب سپیکر: کوئسچن نمبر 279 جناب امیر رحمان ایم پی اے صاحب (Absent),

زما پہ خیال منسٹر صاحب جو Home work کرے دے۔ سوال نمبر 308۔۔۔

جناب انور کمال خان: دا صاحبہ بنکاری داسی چھی بیگا ستا سو پہ روٹی کبھی خہ چل

و۔۔ (تہقہہ)

جناب سپیکر: کونسچن نمبر 308 جناب سعید گل۔

جناب پیر محمد خان: پروں نہ دیکھا دوئ قدر ز مونبر سرہ لبر زیات پیدا شوہی دے۔

جناب سپیکر: مجھے انتہائی افسوس ہے کہ مولانا محمد مجاہد الحسنی رات کے کھانے میں غیر حاضر تھے خواہ جو

بھی جرمانہ ہوان کے لئے جرمانہ تجویز کریں۔

جناب محمد مجاہد خان الحسنی: جناب سپیکر! مجھے پیش کی تکلیف تھی جس کی وجہ سے میں حاضر نہ ہو سکا۔

جناب سپیکر: آپ نے تو درخواست بھی نہیں بھیجی تھی۔

جناب محمد مجاہد خان الحسنی: ہاں، یہ گناہ میں مانتا ہوں۔

جناب سپیکر: ہاں، بس اب یہ ہاؤس کی پراپرٹی ہے، ہاؤس اس پر فیصلہ کرے گا۔

جناب محمد مجاہد خان الحسنی: میں ان سب سے معافی چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: نہیں، آپ ہاؤس کو کھانا دیں گے۔

جناب پیر محمد خان: اس کے بدلے میں میں ان کا مہمان بنوں گا۔

جناب سپیکر: کونسچن نمبر 308 جناب سعید گل، Absent، کونسچن نمبر 309 مولانا محمد عصمت اللہ

صاحب۔ غیر حاضر کونسچن نمبر 331 مولانا تاج الامین جبل صاحب۔

(تالیاں)

\* 331 \_جناب تاج الامین: کیا وزیر تعلیم ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ ضلع دیر بالا میں ایک گرلز ہائیر سیکنڈری سکول ہے؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ سکول میں تاحال کلاسز شروع نہیں ہوئی ہیں؛

(ج) آیا یہ بھی درست ہے کہ ضلع دیر بالا میں لڑکیوں کا سکول نہ ہونے کی وجہ سے ضلع دیر بالا کی لڑکیاں

میٹرک کے بعد اپنی تعلیم جاری نہیں رکھ سکتی ہیں؛

(د) اگر (الف) تا (ج) کے جوابات اثبات میں ہوں تو ضلع دیر بالا گرلز ہائیر سیکنڈری سکول کب تعمیر کیا گیا

ہے؟ نیز حکومت مذکورہ سکول میں ایف اے، ایف ایس سی کی کلاسز شروع کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

مولانا فضل علی (وزیر تعلیم): (الف) جی ہاں۔

(ب) بالکل درست ہے۔

(ج) درست ہے۔

(د) 1999ء میں بلڈنگ تعمیر ہوئی ہے سبجیکٹ اسپیشلسٹ کی دس پوسٹیں پہلے ہی سے منظور شدہ ہیں۔ ان

پوسٹوں پر تقرری کا عمل جاری ہے۔ اس سال مذکورہ سکول میں ایف اے، ایف ایس سی کی کلاسز شروع

کی جائیں گی۔

جناب تاج الامین: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔

جناب سپیکر: مطمئن رہیے؟

جناب تاج الامین: او جی، دے سوال نہ خو ڊیر زیات مطمئن یم۔

جناب سپیکر: د جواب نہ۔

جناب تاج الامین: او جی، او جی۔

جناب سپیکر: ہاں جی، نو کنبینینہ کنہ۔ ڊیرہ مہربانی، ڊیرہ مہربانی۔ سوال نمبر 339

محترمہ رفعت اکبر سواتی صاحب، ایم پی اے۔

محترمہ رفعت اکبر سواتی: یہ Flag اس پر میرے خیال میں نہیں لگا ہوا ہے۔

جناب سپیکر: یہ نہیں ہے۔ یہ میرے خیال میں Flag غلط لگا ہوا ہے نا، ٹھیک ہے یہ Common سوال

ہے اور نگہت یا سمین صاحبہ۔ اصل کنبی د سیکر تہریت دا Late را غلچ دی۔

محترمہ نگہت یا سمین اور کزئی: میرا تو سوال نہیں ہے۔ دا لبر مونبرہ تہ را کپئی چچی مونبرہ اوگورو

خکھ چچی پہ دپی بانڈی بہ بیا خبرہ کوؤ۔

\* 339\_ محترمہ رفعت اکبر سواتی: کیا وزیر تعلیم ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ زنانہ پرائمری تعلیم ضلع مانسہرہ کو ورلڈ فوڈ پروگرام کے پراجیکٹ نمبر 4185

کے تحت خوردنی تیل فراہم کیا گیا ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو بتایا جائے کہ:

1- کل کتنا تیل فراہم کیا گیا ہے اور محکمہ نے کس تاریخ کو وصول کیا ہے؛

2- مذکورہ تیل کتنے عرصے میں استعمال کیا جائے گا؛

3- ورلڈ فوڈ پروگرام نے مذکورہ تیل کے لئے کیا Criteria مقرر کیا ہے؛

4- تاحال کتنے تیل کی ترسیل ہو چکی ہے؛

5- مذکورہ پراجیکٹ کتنی مدت کا ہے؛

6- مذکورہ تیل کی معیاد کب ختم ہو رہی ہے؛

7- مذکورہ پراجیکٹ کی نگرانی کون کر رہا ہے؛

8- مذکورہ تیل کو کہاں محفوظ کیا گیا ہے؛

9- ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کا اس میں کیا عمل دخل ہے؟

مولانا فضل علی (وزیر تعلیم): (الف) ہاں یہ درست ہے کہ ورلڈ فوڈ پروگرام کے پراجیکٹ نمبر 4185

کے تحت خوردنی تیل فراہم کیا گیا ہے۔

(ب) (1) کل 16919 کاٹن فراہم کئے گئے ہیں اور ہر کاٹن میں چھ ڈبے ہیں اور یہ محکمہ نے 23 مئی

2002 تا یکم جون 2002 وصول کیا ہے۔

(2) یہ تیل ایک سال کے لئے دیا گیا ہے اور اس پر کوئی ناکارہ ہونے کی معیاد Expiry date درج نہیں

ہے



(3) اس کا Criteria یہ ہے کہ منتخب سکولوں میں ہر اس طالبہ کو ایک ڈبہ خوردنی تیل کا دیا جائے گا جس کی مہینہ میں کم از کم 20 دن مسلسل حاضری ہو اور ہر اس معلمہ کو دیا جائے گا جس کی کم از کم مہینہ میں 22 دن مسلسل حاضری ہو۔

(4) 31 مارچ 2003 تک 16274 ڈبوں کی ترسیل ہو چکی ہے۔

(5) یہ پراجیکٹ 2004 تک ہے۔

(6) مذکورہ تیل کے ڈبوں پر ناکارہ ہونے کی معیاد (Expiry date) نہیں لکھی ہوئی۔

(7) اس پراجیکٹ کی نگرانی ڈسٹرکٹ آفیسر (زنانہ)، ڈپٹی ڈسٹرکٹ آفیسر پرائمری (زنانہ) اور عبدالجلیل اسٹنٹ کر رہے ہیں۔

(8) یہ تیل گورنمنٹ ہائی سکول ڈھوڈیال کے کمروں اور محکمہ ورکس اینڈ سروسز (C&W) مانسہرہ کے گودام میں محفوظ کیا گیا ہے۔

(9) یہ ورلڈ بینک کا پروگرام ہے اس میں ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کا کوئی عمل دخل نہیں ہے۔

محترمہ رفعت اکبر سواتی: جی سوال نمبر 339 ہے اس کا اور (الف) "آیا یہ درست ہے کہ زنانہ پرائمری تعلیم ضلع مانسہرہ کو ورلڈ فوڈ پروگرام کے پراجیکٹ نمبر 4185 کے تحت خوردنی تیل فراہم کیا گیا ہے؟ اور اس کا جواب تو خیر انہوں نے ٹھیک دیا ہے۔ اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو بتایا جائے کہ کل کتنا تیل فراہم کیا گیا ہے؟ اور محکمہ نے کس تاریخ کو وصول کیا ہے تو اس کی تاریخیں ٹھیک دی ہیں۔ مذکورہ تیل کتنا عرصہ میں استعمال کیا جائے گا؟ تو سر! اس کا ایک ٹائم فریم ہے، یہ تیل ایک سال کے لئے دیا گیا ہے اور اس پر ناکارہ ہونے کی کوئی معیاد یعنی Expiry date درج نہیں ہے تو اس کا مطلب یہ ہوا سر، کہ اگر تیل کی معیاد ایک سال ہے اور اس پر Expiry Date کی بھی نہیں ہے تو یہ خود ایک سوال بنتا ہے کہ اس پر، کیونکہ Edible oil پر Date ہونی بہت ضروری ہے ایک چیز، اور Criteria کے مطابق یہ ایک سال کے لئے ہے جبکہ اب سال پورا ہونے والا ہے اور تقریباً سوائے 1100,1200 کاٹنر کے، تمام 16900 میں سے کچھ اگر وہ Minus کر دیں تو وہ سارا تیل ان کے پاس ابھی پڑا ہے جس کو یہ استعمال نہیں کر سکے

ہیں۔ نیچے سوال وہی آتا ہے کہ ورلڈ فوڈ پر وگرام نے مذکورہ تیل کے لئے کیا Criteria مقرر کیا ہے؟ تو سر اس میں۔

(قطع کلامی)

جناب سپیکر: آپ، مطلب یہ ہے کہ آپ جو اب پہلے پڑھ لیں اگر آپ۔۔۔۔۔

محترمہ رفعت اکبر سواتی: جس جواب سے میں مطمئن نہیں ہوں، میں نے اس کی طرف اشارہ کر دیا ہے۔

جناب سپیکر: اچھا۔ میرے خیال میں یہ سوال Already کمیٹی کو ریفر کیا گیا ہے۔

محترمہ رفعت اکبر سواتی: جی ہاں۔

جناب سپیکر: یہ ریفر کیا گیا ہے؟

محترمہ رفعت اکبر سواتی: جی ہاں، نہیں سر، یہ تو خیر۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: Already کمیٹی میں Pending ہے؟

محترمہ رفعت اکبر سواتی: جی کمیٹی میں۔

جناب سپیکر: ایڈجرمنٹ موشن کے ذریعے، یہ Pending ہے۔

محترمہ رفعت اکبر سواتی: سر! Pending تو ہے لیکن ادھر بھی ہمیں کوئی جوابات دیتا ہی نہیں، ابھی تک

نہیں ملے۔

جناب سپیکر: ان شاء اللہ تعالیٰ ملیں گے۔ اگر آپ کو مطمئن جوابات نہیں ملے تو پھر آپ، پریوج موشن بھی

لا سکتی ہیں اس پر، بالکل۔

Mrs. Riffat Akbar Swati: Ok Sir, thank you Sir.

جناب سپیکر: سوال نمبر 376 جناب کاشف اعظم چشتی صاحب،۔ (Absent, it lapses) Next

غیر نشاندار سوالات اور ان کے جوابات

186 جناب زرگل خان: کیا وزیر تعلیم ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ 1984ء سے 2002ء تک کالا ڈھاکہ میں پرائمری، مڈل، ہائی، ہائر سیکنڈری

سکول تعمیر ہوئے ہیں;

(ب) اگر نمبر 1 کا جواب اثبات میں ہو تو نمبر 1 مذکورہ سکولوں کی تعداد کیا ہے؟ الگ الگ تفصیل فراہم کی جائے:

(ii) ان میں کتنے سکول چل رہے ہیں ان سکولوں کے نام اور ان میں تعینات اساتذہ اور ملازمین درجہ چہارم کی تفصیلات فراہم کریں،

(ج) آیا یہ درست ہے کہ تاحال کالا ڈھاکہ کے بعض سکول بند پڑے ہیں اور بند ہونے کی وجہ بتائیں،

(د) آیا یہ بھی درست ہے کہ ہائر سیکنڈری سکول میرا مدائیل کی پوسٹیں منظور ہو چکی ہیں،

(ه) اگر (د) کا جواب ہاں میں ہو تو اساتذہ اور کلاس فور ملازمین کے نام بتائیں۔ اگر جواب نفی میں ہو تو وجہ بتائی جائے؟

مولانا فضل علی (وزیر تعلیم): (الف) جی ہاں کالا ڈھاکہ میں 1984ء تا 2002ء تک پرائمری، مڈل، ہائی سکول تعمیر ہوئے ہیں۔ تاہم کوئی ہائر سیکنڈری سکول نہیں ہوا۔

(ب) (i) سکولوں کی تعداد = ہائر سیکنڈری سکول مردانہ، زنانہ Nil

3 ہائی سکول (مردانہ)

Nil ہائی سکول (زنانہ)

15 مڈل سکول (مردانہ)

Nil مڈل سکول (زنانہ)

141 پرائمری سکول (مردانہ)

55 پرائمری سکول (زنانہ)

(ii) پرائمری، مڈل، ہائی سکولز چل رہے ہیں، ماسوائے چند ایک کے جن کی تفصیل منسلک ہے۔

(ج) کالا ڈھاکہ میں زیادہ تر سکول چل رہے ہیں۔ عرصہ دراز سے پی ٹی سی زنانہ / مردانہ کی پوسٹیں خالی

ہیں۔ جبکہ مورخہ 02-11-28 کو 37 (زنانہ) اساتذہ کی تعیناتی ہوئی ہے۔ جن کی وجہ سے بند سکول کھل

گئے ہیں۔ مردانہ سائڈ پر کل 31 سکول بند ہیں۔

مردانہ سائیڈ پر بھرتی کی پابندی کی وجہ سے اور اساتذہ کی غیر حاضری کی وجہ سے سکول بند ہیں۔ غیر حاضر اساتذہ کے خلاف قواعد و ضوابط کے تحت محکمانہ کارروائی جاری ہے۔ جن کی تفصیل منسلک ہے۔  
(د) نہیں۔

میرا مدانہ خلیل ہائر سیکنڈری سکول نہیں ہے۔ ہائی سکول کی کل (18) پوسٹیں منظور شدہ ہیں۔ اس سکول میں ایک SET اور دو CT ٹیچرز اور پانچ درجہ چہارم ملازمین کام کرتے ہیں۔ باقی تمام پوسٹیں خالی ہیں۔ جن کی تفصیل ایوان کو فراہم کی گی۔

(مزید تفصیل اسمبلی لائبریری میں ملاحظہ کی جاسکتی ہے)

122۔ جناب ذاکر اللہ خان: کیا وزیر تعلیم ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ  
(الف) آیا یہ درست ہے کہ گورنمنٹ گرلز ہائی سکول چکدرہ میں سینکڑوں طالبات تعلیم حاصل کر رہی ہیں،

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ ہائی سکول کی عمارت چند منزلوں پر محیط پرائمری سطح تک ہے،  
(ج) آیا یہ بھی درست ہے کہ سکول میں جگہ نہ ہونے کی وجہ سے طالبات کو حصول تعلیم میں مشکلات ہیں،

(د) اگر (الف) تا (ج) کے جوابات اثبات میں ہوں تو آیا مذکورہ گرلز ہائی سکول چکدرہ دیروڑ کے لئے دوسری عمارت فراہم کرنے کے لئے کیا اقدامات کر رہی ہے۔ تفصیل فراہم کی جائے۔

وزیر تعلیم: (الف) جی ہاں درست ہے۔

(ب) مذکورہ عمارت 34 منزلہ زمین پر واقع ہے۔

(ج) جی ہاں درست ہے۔

(د) مندرجہ بالا مشکلات کے باوجود محکمہ تعلیم نے بچوں کی کثیر تعداد کو مد نظر رکھتے ہوئے سال-2002 کے لئے چار عدد کمرے تجویز کئے ہیں۔ جس پر عنقریب کام شروع ہونے والا ہے۔ (انشاء اللہ)

128۔ جناب فرید خان: کیا وزیر تعلیم ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ چھ سال پہلے دیر میں کثیر سرمایہ سے گرلز ہائر سیکنڈری سکول کی عمارت تعمیر کی گئی تھی،

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ دیر میں گرلز ہائی سکول کی بلڈنگ اور ایک گرلز ہائر سیکنڈری سکول کی بلڈنگ بھی موجود ہے،

(ج) اگر (الف) تا (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو حکومت گرلز ہائر سیکنڈری سکول کی بلڈنگ میں ایف اے / ایف ایس سی کے کلاسز شروع کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟  
وزیر تعلیم: (الف) درست ہے۔

(ب) جی ہاں۔

(ج) سبجیکٹ سپیشلسٹ کی دس پوسٹیں پہلے ہی سے منظور شدہ ہیں۔ پوسٹوں پر اب تک تقرری نہیں ہوئی۔ حکومت خالی پوسٹوں کو پُر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اور اس پر کام بھی جاری ہے۔  
188 \_ جناب وجیہ الزمان خان: کیا وزیر تعلیم ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ: (1) GPS پٹیاں۔ GMS ہائی ترلی۔ GMS ستھان گلی۔ عرصہ تین سال پہلے محکمہ تعلیم نے اپنی تحویل میں لئے تھے،

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ سکولوں کو تاحال سٹاف مہیا نہیں کیا گیا،  
(ج) اگر (الف) اور (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو مذکورہ سکولوں کو سٹاف مہیا نہ کرنے والے ذمہ داروں کی نشاندہی کی جائے۔ نیز کب تک مذکورہ سکولوں کو سٹاف مہیا کیا جائے گا؟  
مولانا فضل علی (وزیر تعلیم): (الف) جی ہاں۔

(ب) جی ہاں۔

(ج) (1) GPS پٹیاں سال 1999ء میں مکمل ہو کر محکمہ تعلیم کے حوالہ ہوا۔ جس کی SNE برائے منظوری سٹاف تیار کر کے زیر نمبر P&D-2310 مورخہ 24-08-99 کو ڈائریکٹر پرائمری ایجوکیشن ارسال کر دی گئی تھی لیکن سٹاف کی منظوری تاحال نہیں ہوئی،

(2) 2-3 : GMS ہائی ترلی اور ستھان گلی کی عمارت مکمل ہو کر عرصہ دو سال قبل محکمہ تعلیم کے حوالہ ہوئی چونکہ حکومت صوبہ سرحد کی طرف سے گزشتہ تین سال سے نئے بننے والے سکولوں کو سٹاف مہیا کرنے پر پابندی لگائی ہوئی تھی۔ جس کی وجہ سے مذکورہ بالا سکولوں کی SNE نہیں بھیجی جاسکی اور ان

سکولوں کی پوسٹیں منظور نہیں ہوںیں۔ اب جبکہ حکومت نے پابندی ختم کر دی ہے لہذا بہت جلد ان دو مڈل سکولوں کی SNE بنا کر بھیج دی جائے گی۔ توقع ہے کہ آئندہ مالی سال کے دوران ان سکولوں کو سٹاف مہیا ہو جائے گا۔

279۔ جناب امیر رحمان: کیا وزیر تعلیم ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ ضلع صوابی میں سال 2001-02ء تک محکمہ نے فرنیچر خریدا ہے،

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو خریدے گئے سامان/فرنیچر کی قیمت/مالیت بتائی جائے نیز

مذکورہ فرنیچر کن اداروں یا سکولوں کو سپلائی کیا گیا۔ تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب مولانا فضل علی (وزیر تعلیم): (الف) یہ درست ہے کہ محکمہ نے سال 2001-02ء میں سکولوں

کے لئے فرنیچر خریدا ہے۔

محکمہ نے مندرجہ ذیل سیکیموں میں سکولوں کے لئے فرنیچر خریدا ہے۔ 3154000 روپے۔

1۔ سوشل ایکشن پروگرام 2001-02ء مالیت 3154000 روپے۔

فرنیچر ٹائٹس برائے پرائمری/مڈل سکولز (مردانہ/زنانہ) ضلع صوابی۔

2۔ پریزیڈنٹ پروگرام 2001-02ء مالیت 5982000 روپے

فرنیچر برائے مڈل/ہائی سکولز (مردانہ/زنانہ) ضلع صوابی

3۔ ایڈیشنل پریزیڈنٹ پروگرام 2001-02ء مالیت 1289,000 روپے

فرنیچر برائے مڈل/ہائی سکولز (مردانہ/زنانہ) ضلع صوابی۔ (تفصیلی لائبریری میں)

4۔ اے ڈی پی پروگرام 2001-02ء مالیت 40,000 روپے۔

فرنیچر برائے گورنمنٹ گرلز ہائی سکول کوٹھا صوابی

دوبارہ تعمیر برائے گورنمنٹ گرلز ہائی سکول کوٹھا صوابی

308۔ جناب سعید گل: کیا وزیر تعلیم ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ محکمہ تعلیم نے صوبہ سرحد کے مختلف اضلاع میں نئے سکولز تعمیر کئے ہیں،

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ اکثر سکولز تعمیراتی کام مکمل ہونے کے باوجود بند پڑے ہیں اور تاحال سٹاف تعینات نہیں کیا گیا ہے؟

(ج) اگر (الف) اور (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو حکومت مذکورہ سکولوں کو شروع کرنے اور سٹاف کی تعیناتی کے لئے اقدامات کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟  
 مولانا فضل علی (وزیر تعلیم): (الف) جی ہاں۔ یہ درست ہے۔

(ب) جی ہاں! یہ درست ہے۔

(ج) موجودہ حکومت نے شروع ہی دن سے اس مسئلے پر انتہائی سنجیدگی سے کام کیا اس مقصد کے لئے محکمہ تعلیم نے فنانس ڈیپارٹمنٹ سے 249 سکولوں کے سٹاف کی منظوری حاصل کر لی ہے۔ جس کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے۔

| نمبر شمار | نام آسامی و سکیل نمبر   | تعداد |
|-----------|-------------------------|-------|
| 1-        | ایس ای ٹی. بی پی ایس 16 | 249   |
| 2-        | عربی ٹیچر 09            | 249   |
| 3-        | سی ٹی 09                | 249   |
| 4-        | ڈی ایم 09               | 249   |
|           | کل تعداد                | 996   |

249 نائب قاصد

249 سوئیپر

498 کل تعداد

ان شاء اللہ ان تمام پوسٹوں پر قواعد و ضوابط کے مطابق تقرریاں کر دی جائیں گی اور یہ مسئلہ بڑی حد تک حل ہو جائے گا۔

309 \_ مولانا عصمت اللہ: کیا وزیر تعلیم ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ ضلع کوہستان میں کالج، ہائیر سیکنڈری، ہائی اور مڈل سکول موجود ہیں،

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ اداروں میں سبجیکٹ سپیشلسٹ اور ایس آئی ٹی اساتذہ تعینات ہیں،

(ج) آیا یہ بھی درست ہے کہ انہی اداروں میں بیشتر آسامیاں خالی ہیں،

(د) اگر (الف) تا (ج) کے جوابات اثبات میں ہیں تو ان اداروں میں کتنی آسامیاں خالی ہیں وجوہات بتائی

جائیں نیز دروازے کے اساتذہ کے لئے ڈیوٹی سرانجام دینے میں کن مشکلات کا سامنا ہے؟

مولانا فضل علی (وزیر تعلیم): (الف) ضروری طور پر یہ درست ہے۔ ضلع کوہستان میں کوئی کالج نہیں۔

ایک ہائر سیکنڈری سکول، گیارہ ہائی سکول، 62 مڈل (مردانہ) اور 5 مڈل (زنانہ) سکول ہیں۔

(ب) صرف تین ہائی سکولوں میں مقامی ضلع کے تین ایس ای ٹی اور باہر اضلاع کے دو سبجیکٹ سپیشلسٹ

تعینات ہیں۔

(ج) ضروری طور پر یہ درست ہے کیونکہ ان اداروں میں صرف ایس ای ٹی اور سبجیکٹ سپیشلسٹ کی

پوسٹیں خالی ہیں۔

سکولوں کے متعلق معلومات

01 (د) ہائر سیکنڈری سکول۔

11 ہائی سکول۔

62 مڈل (مردانہ)

05 مڈل (زنانہ)

خالی آسامیوں کے متعلق تعداد

01 پرنسپل۔ BPS-19

08 سبجیکٹ سپیشلسٹ BPS -17

12 ہیڈ ماسٹر BPS-17

98 ایس ای ٹی BPS-16

محکمانہ پروموشن نہایت قانونی ضابطوں پر عمل درآمد کی وجہ سے پروموشن کیسز میں کچھ تاخیر ہو رہی ہے

جس کی وجہ سے یہ پوسٹیں تاحال خالی ہیں۔ ان شاء اللہ جلد ہی محکمانہ پروموشن اور پبلک سروس کمیشن سے



متوقع تقرریوں کے بعد یہ تمام آسامیاں پر کردی جائیں گی۔ کوہستان کے دور دراز علاقوں میں سب سے بڑا مسئلہ ذرائع آمدورفت کا ہے۔

376 \_ جناب کاشف اعظم: کیا وزیر تعلیم ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ پشاور یونیورسٹی کے لئے 2002-2003 کا بجٹ تیار کیا گیا ہے،

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو سال 2002-2003 کے بجٹ کا تخمینہ بتایا جائے،

(ج) آیا یہ درست ہے کہ یونیورسٹی خسارے میں جا رہی ہے،

(د) اگر (ج) کا جواب اثبات میں ہو تو یونیورسٹی کے خسارے میں جانے کی وجوہات بتائیں نیز یونیورسٹی اور

انتظامی اخراجات کی مکمل تفصیل بھی فراہم کی جائے؟

وزیر تعلیم: (الف) جی ہاں۔ پشاور یونیورسٹی ایک فعال ادارہ ہے اور ہر سال کی طرح 2002-2003 کے

لئے بجٹ تیار کیا گیا ہے اور فنانس کمیٹی، سینڈیکٹ اور سینٹ سے منظور بھی کروایا گیا ہے۔

(ب) 2002-2003 کا بجٹ تخمینہ درج ذیل ہے۔

#### آمدن

میزان افتتاحیہ: 1,39,206 روپے۔

حکومتی گرانٹ: 223,468,000 روپے۔

اپنے ذرائع سے آمدن: 225,059,436 روپے۔

کل میزان 448,666,642 روپے

خرچے کا تخمینہ 548,132,317 روپے۔

(ج) نہیں۔ صرف تخمینہ کے وقت خسارے میں ہوتی ہے۔ لیکن سخت مالی ضبط کے ذریعے غیر ضروری

اخراجات میں کمی اور آمدنی بڑھانے کی کوشش سے پچھلے دو سال حقیقی اخراجات آمدنی سے کم رہے اور اس

طرح سے سال 2001-2002 میں 5,56,988 روپے کی بچت جبکہ 2001-2002 میں

1,39,206 روپے کی بچت ہوئی ہے۔ انشاء اللہ اس سال بھی کوشش جاری رہے گی اور امید ہے کہ

خسارہ نہیں ہوگا۔

(د) جیسا کہ جزو (ج) کے جواب میں درج ہے۔ پشاور یونیورسٹی خسارہ میں نہیں جا رہی ہے بلکہ پچھلے کئی سالوں سے بچت میں جا رہی ہے۔

### اراکین کی رخصت

جناب سپیکر: جن معزز اراکین صوبائی اسمبلی نے رخصت کے لئے درخواستیں دی ہیں، بغرض منظوری میں ایوان کے سامنے پیش کرتا ہوں۔ جناب امیر زادہ خان، ایم پی اے، آج کے لیے، جناب حسین احمد کانبجو صاحب، منسٹر، آج کے لیے، جناب قاضی محمد اسد، ایم پی اے صاحب، آج کے لیے اور جناب محمد علی شاہ صاحب، ایم پی اے آج اور کل کے لیے۔

Is it the desire of the House that leave may be granted?

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Leave is granted. Mrs. Riffat Akbar Swati Sahiba.

محترمہ رفعت اکبر سواتی: تھینک یو منسٹر سپیکر سر۔ سر! میں اس آئزبیل چمیر۔۔۔

جناب سپیکر: دو منٹ، دو منٹ کیونکہ ایجنڈے پر، بس۔

### رسمی کارروائی

محترمہ رفعت اکبر سواتی: سر! اتنا تو بتا دوں صرف "پ" کیوں اور "ب" نہ کہوں تو پورا ہو گا۔ تو سر، یہ توجہ میں آپ کی دلانا چاہتی ہوں، متحد اخبار بلکہ تقریباً سب صوبے میں جتنے اخبارات چھپتے ہیں ان سب میں یہ خبر لگی ہوئی ہے اور یہاں پر سر، ایک میرے پاس الاٹمنٹ لیٹر ہے، جس کو میں جلدی پڑھ لوں گی اور یہ

ڈاکٹر نعیم صاحب کے نام پر ہے جو چلڈرن اسپیشلسٹ ہیں پی میں، اور With reference to your application for residence in the hospital-

جناب سپیکر: میرے خیال میں۔۔۔

محترمہ رفعت اکبر سواتی: ایک منٹ۔۔۔

جناب سپیکر: میرے خیال میں اگر ہیلتھ کے بارے میں ہے تو چونکہ منسٹر صاحب نہیں ہیں۔

محترمہ رفعت اکبر سواتی: وہ بیٹھے ہوئے ہیں۔ فاضل منسٹر فار لاء ایجنڈ پار لیمنٹری۔

جناب سپیکر: نہ، نہ، چونکہ ہیلتھ سے متعلق ہے نا تو۔

محترمہ رفعت اکبر سواتی: جی۔

جناب سپیکر: ہیلٹھ سے متعلق ہے؟

محترمہ رفعت اکبر سواتی: ہیلٹھ سے متعلق ہے۔

جناب سپیکر: ان شاء اللہ وہ آجائیں گے تو اسی وقت اگر آپ اس نکتے کو اٹھائیں تو۔

جناب بشیر احمد بلور: کہ دوئی خبرہ پاتے وی نوزہ یوہ خبرہ کوم جی؟ اس بارے میں نہیں ہے، صحت کے بارے میں نہیں ہے۔

جناب سپیکر: جی۔

محترمہ رفعت اکبر سواتی: جی۔ صحت کے بارے میں تو نہیں ہے یہ جو پرا بلیم ہے اس کا وہ یہ کہ ڈاکٹر نعیم کو اس لیٹر کے Through accommodation دی گئی اور جب وہ اس میں منتقل ہو گئے اپنے بیوی بچوں کے ساتھ تو پیہی کے نائب ناظم نے پولیس کے ہمراہ ڈاکٹر کی رہائش گاہ پر چڑھائی کر دی، وہ لیٹر پھاڑ دیا اور ان کو نکال باہر کر دیا۔ ان کی اپنی منظور نظر کوئی ڈاکٹر تھی ان کو وہ جگہ دے دی تو یہ بہت بڑی زیادتی ہے۔ میرے خیال میں اگر سرکاری طور پر Allotment ہوتی ہے اور جگہ Occupy ہو جاتی ہے اس کے بعد اس کو نکال کر اگر آپ باہر پھینک دیتے ہیں تو یہ میں، اس ایوان کی نظر سے بھی گزارنا چاہتی ہوں اور اس کے بعد جو کارروائی ہے وہ ایوان کی مدد سے ہم۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جناب ملک ظفر اعظم صاحب۔

ملک ظفر اعظم (وزیر قانون): جناب سپیکر صاحب! معزز رکن نے جو پوائنٹ آف آرڈر پر بات کی، واقعی قابل توجہ ہے۔ اگر اسی طرح کی Illegality پولیس نے یا نائب ناظم نے، ہماری ڈاکٹر نعیم نے یا کسی دوسرے ڈاکٹر نے کی ہے تو میں اس کو تسلی دیتا ہوں کہ ہیلٹھ منسٹر اور ایم ایم اے کی گورنمنٹ اس کی پوری تحقیق کر کے آپ کے سامنے یہ کیس انشاء اللہ لائے گی اور انصاف پر مبنی فیصلہ دے گی انشاء اللہ۔

محترمہ رفعت اکبر سواتی: شکریہ سر، اور اس کی Copies میں آپ کو دے دوں گی تاکہ آپ اس کو ذرا دیکھ لیں۔۔

ڈاکٹر امتیاز سلطان بخاری: پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب سپیکر! میں اپنی طرف سے اور اپنے پارلیمانی لیڈر جناب انور کمال خان کی طرف سے کل جو احتجاجی واک آؤٹ کیا گیا، شہباز شریف کی اہلیہ اور ان کی صاحبزادیوں کو ہراساں کر کے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جناب بشیر احمد بلور صاحب۔ پلیز آرڈر، پلیز۔ آپ بیٹھ جائیں۔ بشیر احمد بلور صاحب۔

جناب بشیر احمد بلور: سپیکر صاحب! دیرہ مہربانی۔

جناب سپیکر: تاسو تشریف کنبیبر دئے۔ جی پلیز۔

جناب بشیر احمد بلور: زہ اوس د بھر نہ را غلم نو بھر دیر خلق ولا پروو۔

جناب سپیکر: جی پلیز۔

جناب بشیر احمد بلور: بھر سپیکر صاحب، خلق ولا پروو او دھغوې پرا بلم دا وو چې زمونږه يو محكمه ده چې هغه زرعی ترقیاتی اداره وه، دا 1967 کنبې جوړه شوې وه، د یونټ نه مخکښې۔ د هغه نه پس یونټ جوړ شو نو هغه اداره هم ختمه شوه او بیا یونټ چې مات شو نو بیا صوبے چې دی، دوی خپلے ادارے جوړے کړے او په دې ادارے کنبې کسانانو ته مفت Advice ورکولو، سامانونه به ئے هم ورکولو بیا ده زراعت د پاره دیرہ ضروری وه۔ دیکښې حکومت بیا اولگیدو او 16 ستمبر 2000 باندې دا پینځه ادارے ئے ختمے کړے او ورسره ئے دا ترقیاتی اداره هم ختمه کړې ده۔ سپیکر صاحب، د دې خپل Calculation چې شوې دی، د دې اثاثه جات چې دی Nineteen crore rupees دی او ددوی منافع، چې ده هغه هم شپږ کروړ روپئی ده خود هغې باوجود هم دا محکمہ ختم کړے شوه او خلق چې دی هغوې ته نه سرپلس پول کنبې ځائے ملاؤ شو او نه هغوې ته پنشن ملاؤ شو او نه گولډن هینډ شیک ملاؤ شو۔ نو دا تقریباً کافی خلق دی او ددوی دیر خاندانونه دی، دا ټول بے روزگارہ شو۔ زه حکومت ته درخواست کوم چې طریقہ کار دادے یا خو ورته پنشن ورکړئے یا ورته گولډن هینډ شیک ورکړئے یا چرته بله اداره کنبی ئے Accommodate کړئے۔ دا غریبانان به چرته ځی؟ او دلته تاسو ته پته ده چې بے روزگاری زیاته ده او

داداسي حالات دي چي خلق ڊير زيات پريشانه دي۔ زه به خواست اوڪرم  
حڪومت ته چي مهرباني ڏي اوڪري او هغوي ڏي Accommodate ڪري۔  
جناب سپيڪر: عبدالڪبر خان صاحب۔

جناب عبدالڪبر خان: جناب سپيڪر صاحب! بشير خان ڊيره ايم مسئله اوچته ڪرله خو  
جي يو Aspect صرف ڊ ملازمينو ڊ بحالتي ئي اوڪرو، زه خود او ويم چي دا  
ايگريڪلچر ڊيويلپمنٽ اتهارتي په Loss ڪبني نه ده۔ دوي خود حڪومت نه شه  
پيسه هم نه غوبنته، حڪومت نه خود دوي شه Compensation هم نه غوبنتو۔ دوي  
خو په خپله گته باندي خپل خان ساتلو۔ زه نه پوهيم چي هغه وخت حڪومت چي  
ڪوم ڏي هغه حڪومت و لي دا اداره ختمه ڪره؟ دا هم هغه Same case ڏي لڪه ڊ  
ڪوآپريٽيو په شان بلڪه دا ڊ ڪوآپريٽيو نه زيات دغه ڪه ڏي جناب سپيڪر  
صاحب، چي نن ڏي صوبي ته تخم چي ڪوم ڏي، د هغي هيخ پته نشته چي ڪوم ڊ  
غنمو تخم يا ڊ بهر نه چي ڪوم راخي، مخڪبني به ڊ ڊي اداري په  
Through باندي راتلل۔ زه خود او ويم چي ڊيره په ڊي مونبره تحريڪ التواء پراپرلي  
دغه ڪره نو ز مونبره به تاسو ته درخواست وي چي سبا تاسو هغه واغستو په ڊي  
مسئله باندي ڪه چي په ڊي باندي، دا ڊيره ايم خبره ده۔ اوس ڪه خير ڏي ڪه  
گورنمنٽ۔۔۔۔

جناب سپيڪر: صحيح ده۔ گورنمنٽ به لڙ په ڊي مسئله باندي، جناب ملڪ ظفرا عظم  
صاحب۔

جناب انور ڪمال خان: جناب سپيڪر! چي خنگه دوي دا خبره اوڪره، زما خيال داد ڏي  
چي يو طرف ته خود ڊي حڪومت دا ڪوشش او دا خيال ڏي چي مونبره ڏي خلقو  
ته شه روزگار فراهم ڪرو او خنگه چي عبدالڪبر خان او بشير خان هم او وئيل چي  
ڏي خو Self finance basis باندي ئي ڪار ڪولو او په Profit ڪبني هم روانه وه  
او ٽولو ڪبني غته خبره داده چي دا ڏي غريب ڪاشت ڪار او زميندار ڊ پارو يو  
ڊيره ضروري وه چي دوي به تخم او ڪهاد ڊ حڪومت په مقرر ريت باندي  
ورڪولو او باوجود د هغي نه ئي دوي په سروس پول ڪبني واچولو او نه ئي چرته

دوئ ته گولڊن هينڊ شيڪ ورڪرو نو مونڙهه دا ٽول ريكويسٽ ڪوڙ ڇي گورنمنٽ  
دے په دې باندې لڙ. نظر ثانی او ڪري۔

جناب اسرار اللہ خان: جناب سپيڪر!

جناب سپيڪر۔ اسرار اللہ خان گنڊاپور صاحب۔

جناب اسرار اللہ خان: سپيڪر صاحب! دا ڇنگهه ڇي ملگرو خبره او ڪرله، زه هم دے  
سره اتفاق ڪوم او ما خپل ضمنی بجهت سپيچ ڪينې هم دا خبره ڪرې وه ڇي دا يو  
ADA نه ده، د دې نه پس بڪ بورڊ هم راروان دے، هغه ڪينې هم ملازمين وو او  
دا خوجي زه به اوویم ڇي دا دڪانڊاري ده ڇي كه ڇه شه Loss ڪينې روان دے  
او تاسو ئے بند ڪرئے۔ تاسو نن او گورنئے ڪاشف اعظم صاحب د ڪوئسچن په  
جواب ڪينې دا راغلي دي ڇي دے پشاور يونيورسٽي ته مونڙهه گرانٽ ورڪوڙ او  
گرانٽ ڇي ڪوم دے هغه د خپل آمدن نه سوا دے۔ نو د دې مطلب خوبيا دادے  
ڇي سبا پشاور يونيورسٽي تاسو بند ڪرئے ڇي دا هم Loss ڪينې روانه ده نو دا  
خو ڇه طريقه نه ده۔ ڇنگهه ڇي عبدالاکبر خان او وئيل، تحريڪ التواء به پرے  
راولو او حڪومت د مهربانی او ڪري، دے مسئله باندې دے غوراو ڪري۔

ملڪ ظفر اعظم (وزير قانون): جناب سپيڪر!

جناب سپيڪر: ملڪ ظفر اعظم صاحب۔

وزير قانون: مهربانی جي۔ بشير بلور صاحب ورسره عبدالاکبر خان، انور ڪمال  
خان او اسرار اللہ گنڊاپور صاحب ڇي ڪومے مسئلے طرف ته د هاؤس توجه  
او ڪرڻوله، واقعي هغه ڏيره اهم مسئله ده۔ 214 خانڊانونو د روزگار ه مسئله ده  
چونڪه دا All of a sudden په هاؤس ڪينې راغله كه دوئ مونڙهه ته دومره  
موقعه را ڪري ڇي مونڙهه گورنمنٽ په خپله په دې باندې ڪينينو، د دې مسئلے  
ڇه حل راؤباسو نو دا به ڏيره بنه خبره وي۔ مونڙهه هم غواڙو ڇي ڇوڪ  
بے روزگار نه شي او چاته تڪليف او نه رسي۔ مهربانی۔

جناب بشير احمد بلور: جناب سپيڪر! پوائنٽ آف آرڊر جي۔ تاسو ته به ياد وي په فلور  
آف دي هاؤس ما يوه خبره ڪرې وه ڇي زمونڙهه دا بجهت -/Rs. 51459756000/-  
Fifty one billions, forty five crore, Ninety seven Lacs, fifty six

thousand rupees دے او مونږه ته چې کوم شيډول ملاؤ شوې دے ، دیکښې Voted Budget چې دے ، تاسو اوگورنې ، دیکښې ئے لیکلے دے۔ Rs. 53618995940/- Fifty three billions, sixty one crore, eighty nine lacs نو دا Difference تاسو ته به تاد وی پرون ہم ما پوائنٹ آف آرډر کرے وو نو ما ته منسټر فنانس وئیلے وو چې د دې به مونږ جواب او کرو تقریر کښی، خو هغه په ضمنی بجهت بانې تقریر ہم او نه شو۔۔۔۔

جناب سپیکر: ضمنی بجهت باندي خو تقریر شوې وو خو تاسو نه وئے۔

جناب بشیر احمد بلور: زه به نه ووم خو هغې کښې هغه جواب نه دے ور کرے شوې۔ نو زما دا خواست دے چې مهربانی د او کړی، حکومت د دا لږ او بنائې چې دا ډیر لوئے Difference دے چې 53 Billions او 51 Billions، دیکښې نه چا ماسره Contact او کرو او نه زه چا څه Guide کړم او دا پراپرټی آف دی هاؤس ده پکار ده چې په هاؤس کښې Explain شی دا خبره۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر صاحب! مونږه په دې وجه باندي په دې خبره خاموش یو چې آئریبل سنټر منسټر صاحب بار بار دا وئیلی وو چې زه به د دې خبرے جواب ور کړم۔ مونږه ته په نظر کښې داسې خبره راځی چې په دې بجهت کښې ډیر داسې Amount دے چې هغه Charged Expenditure کښیینه راتلو نو هغه Charged expenditure ته Divert شوې دے او په هغې باندي د اسمبلی نه ووټنگ نه دے شوې نو چونکه دا یوه آئینی نکتہ ده چې د بجهت کوم Charged expenditure دی، په هغې باندي به ووټنگ نه کیږی او چې کوم Charged expenditure نه دی نو په هغې باندي به ووټنگ کیږی۔ چونکه د Charged expenditure پارہ په Constitution کښی د Provision دے چې کوم کوم څیزونه به د Charged expenditure لاندې راځی۔ د هغې نه علاوه Charged expenditure کښې وی، هغه Unconstitutional او Illegal دی۔ نو مونږه دا وایو که چرے دا بجهت واقعی څنگه چې بشیر خان خبره ، که چرے دا ووټ ته نه وی راغلې او دا Charged Expenditure Head ته Without amending the Constitution شوی وی نو په Constitution کښې خو Amendment نه دے شوې

نو Charged expenditure ته هغه څنگه لارل؟ او چې Charged expenditure ته هغه لارل نو د دې مطلب دا دے چې په هغې باندې ووتنگ شوې وي Under the Constitutional meaning by that amount is unconstitutional او که دغه پيسه لگي په دې منصوبه کبني، هغه پيسه بذات خود Unconstitutional ده ځکه چې Constitution clearly Specify کړي دي۔ تاسو په هغې باندې بڼه پوهيږئ چې کوم Expenditure په Constitution کبني Specify کړي دي چې دا به Charged expenditure وي۔ د هغې نه علاوه چې کوم Charged expenditure ته واچولے شو ووت پرے او نه شو That amount is totally unconstitutional and illegal او تاسو خو جناب سپيکر، بجت پاس کړو۔ مونږه خو په دې سوچ کبني وو چې يره منسټر صاحب دده درے ځله وعده او کر مه چې زه به د دې خبرے جواب درکوم۔ دا جواب ده را نه کړو او د دې اسمبلي اجلاس ختم شو، او جناب سپيکر، دغه پيسه واقعي په دې صوبه کبني او ووتنگ پرے نه وي شوې نه وي نو هغه Amount که هغه نه آتھ ارب دي او که دوه ارب روپونه سوا دے او هغه آتھ، دس ارب روپني ټولے به Unconstitutional لگي۔ صبا به د دې خبرے تپوس کيږي چې د دې اسمبلي نه دے پاس يو بجت، ډيمانډ نه دے شوي، ووتنگ پرے نه دے غوي، پکار وو چې په هغې باندې ووتنگ شوې وي۔ هغه ډيمانډ، هغه پيسه Unconstitutional ده۔

جناب سپيکر: ملک ظفر اعظم صاحب! سراج صاحب نشته، د صبا د پاره دا نکته نوبت کړي۔

وزير قانون: سبا پورے تاسو موقع ورکړئ، سراج صاحب ته راشي تاسو سره به د دې متعلق خبره اوکړي۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپيکر صاحب! دلته کبني هيلته منسټر صاحب ہم ستاسو په مخکبني وعده او کره چې په دوه ورځو کبني به زه ریکارډ راوړم، د هغې نن شپږ مه ورځ ده جناب سپيکر، مونږه خو که چيئر که يو Observations ورکړي يا يوه خبره اوکړي نو مونږه خو په هغې باندې يقين اوکړو چې واقعي خبره ده، گورنمنټ سائيډ به هغې باندې عمل درآمد کوي هغه ہم اونه شو۔ سراج



صاحب ہم، درے، خلور خله دا خبرہ بشیر خان اوچتہ کرلہ او مونبرہ پہ دے سوچ کبھی یو چے د دے خبرے بہ مونبرہ تہ جواب را کرے شی۔ د هغی مونبرہ تہ جواب را نہ کرے شو۔ اوس کہ سبا مونبرہ تہ جواب را کرے شو نو دلته کبھی مونبرہ بیا دا خبرہ کوؤ چے دغه Amount هر خومره چے دے، چے ووٹنگ پرے نہ دے شو، That is unconstitutional، نو دوئ د پارہ فائده دا دہ چے دوئ مونبرہ تہ د هغی جواب را کرے نو سبا بہ جی فائل کرے چے فائل بہ دا جواب مونبرہ تہ را کوئ او دغه شان چے هغه بیلته منسیر ہم جواب را کرے۔

جناب سپیکر: سبا فائل جواب را تلل پکار وی۔

Mrs. Riffat Akbar Swati: Sir, though you, I would like to thank Abdul Akbar that finally he has come to the same point, where I was fighting from the last so many days and I am very grateful to him also and that we need an answer now. Thank you very much.

تحریر التواء

Mr. Speaker: Item No.6: Adjournment motion. Mr. Abdul Akbar Khan, MPA, to please move his Adjournment motion No.192, in the House . Mr. Abdul Akbar Khan, MPA, please.

جناب عبدالاکبر خان: شکر یہ، جناب سپیکر۔ اسمبلی کی کارروائی روک کر اس اخباری خبر پر جو کہ روزنامہ "نیوز" میں شائع ہوئی ہے، پر بحث کی اجازت دی جائے چونکہ اسی طرح کا معاملہ غازی بھر و تھا کے ساتھ بھی ہے اور اس سلسلے میں ہمارے صوبے کو کوئی حق نہیں دیا گیا ہے اور اس پاور ہاؤس کے چالو کرنے سے صوبے کے عوام کو تکلیف اور بے چینی پیدا ہوگی اس لئے کارروائی روک کر اس اہم مسئلے پر بحث کی اجازت دی جائے۔ جناب سپیکر! دا یو "نیوز آئیٹیم" دے چے د هغی Heading دے چے "Accord on Mangla Dam Level side" جناب سپیکر! پہ دے کبھی یو Accord او شو د آزاد جموں کشمیر گورنمنٹ او د واپدا پہ مینخ کبھی او د هغی د لاندی هغوی منگلا ڈیم تہ، د منگلا ڈیم چے او د واپدا پہ مینخ کبھی او د هغی د لاندی هغوی منگلا ڈیم تہ، د منگلا ڈیم چے اغسغنگ کیری د هغی نہ چے کوم خلق Effect کیری، کوم علاقے Effect، د هغی خلقو د پارہ هغوی د یرغت Compensation اعلان او کرو۔ نہ صرف د Compensation اعلان او کرو چے

کوم خلق Dismiss شوې وو، د هغوې د پاره ئے اربونو روپئی کيښنو دے، بلکه د هغوې د پاره Colonies او وو کیشنل سینټرز ئے کيښنودل او د هغې نه غټه خبره دا ده چې 15 پیسے Per unit هغوې د هغوې Profit او منو چې دغې نه چې څومره بجلی پیدا کيږی نو پندرہ پیسے Per unit آزاد جموں کشمیر گورنمنټ ته ور کیدلے شی۔ جناب سپیکر! ہم دغه شان مسئلہ بلکه د دې نه زیاتہ خطر ناکہ مسئلہ زمونږہ د غازی بهروټها ده۔ جناب سپیکر! دا 1450 میگا واټ بجلی پیدا کوی، زه به دا او وایم چې آټھ بلین یونټ، آټھ ارب یونټس بجلی به د غازی بهروټها پاور هاؤس به پیدا کوی۔ اوس جی د منگلا ډیم او منگلا پاور هاؤسز دا دواړه په پنجاب کښې دی، ډیم او پاور هاؤسز دواړه په پنجاب کښې دی، پکار ده چې د دې رائیلتی According to the Constitution, Net profit, هغه د پنجاب حصہ پکار ده چې اوگرځی، خو نه Just because some portions of the Azad Jammu and Kashmir is affected due to the remaining of the Mangla Dam level. نو د هغوې ته د دواړه زیات Compensation ورکړے شو نو بلی غاړے ته که مونږہ د غازی بهروټها دا اوگورو جناب سپیکر، نو د غازی بهروټها کوم پاور هاؤس چې دے، دا تقریباً 100% زمونږہ د تریبلا ریزروائیر بانډې به چلیږی جناب سپیکر، 56,500 کیوسک خوبالکل سیل دی، او دا د دنیا Largest and biggest hydel power kanal ے چې 56500 کیوسک چې کوم غازی بهروټها کینال کښې به راځی، هغه د دنیا د ټولونہ لوئے او اوږد پاور هاؤسز دغه دے او د دې چې کوم دے بیس کلو میټرایریا د دې کینال هغه د صوبہ سرحد ده۔ د دې نه علاوہ جناب سپیکر، اووہ میلہ چې د دې، هغه تالاب دے، پونډ چې څه وئیلی شی نو هغه ټول په صوبہ سرحد کښې دے د هغې نه علاوہ جناب سپیکر، چې د دې هیډ ورکس چې کوم دی، چې دا وبه به د بیراج نه Direct کيږی د سیند نه او هغه دے بیراج ته به راځی، هغه ہم په صوبہ سرحد کښې دے، صرر واحد پاور هاؤس پواځے د پنجاب په ایریا کښې راځی، جناب سپیکر! ساړه ے بارہ هزار ایکر رقبہ زمونږہ د صوبہ سرحد Affect شوله او زمونږہ Affectees ته چې کوم Compensation ملاؤ شو جناب سپیکر، هغه Compensation چې کوم منگلا کښې ملاویږی، د هغې نه ډیر کم دے خود هغې نه باوجود هغه خلق جیلونو ته واچولے شو چې تاسو Compensation ورکړے

دے۔ خو جناب سپیکر، کہ د Compensation خبرہ وی، د زمکے خبرہ وی ہغہ خو خلقو تہ پیسہ ملاؤ شوہ۔ خو جناب سپیکر، دا خوش دا خبرہ نہ دہ، سا رہے بارہ ہزار ایکر پیسہ خو ہغہ خلقو تہ ملاؤ شوہ۔ خود د دے صوبے سا رہے بارہ ہزار ایکر نہ بہ چے کوم آمدنی راتلو ہر کال یعنی د ٹیکسونو پہ شکل کبھی، د فصل پہ شکل کبھی، د نور دغہ پہ شکل کبھی ہغہ خو زمونہ ختم شو۔ مونہ نہ د ہغی نہ یوہ پیسہ ہم جناب سپیکر، ملاؤ نہ شوہ۔ بل دا اووہ میلہ Pond چے کوم دے، دا ٲول بہ پہ تربیلہ Reservoir بانڈی بہ Depend کوی۔ ہغہ Pond ہم پہ صوبہ سرحد کبھی دے۔ مونہ دا خبرہ کوؤ جناب سپیکر، چے دا نہ پہ ژمی کبھی خاص کر پنخہ میاشتے پہ دے سیند کبھی بہ دا بالکل او بہ تقریباً تقریباً اوچے شی ٲکہ ہغہ خو بہ چھپن ہزار، پانچ سو کیوسک خو بہ Definitely ہغوی بیراج تہ اچوی۔ نو چے چھپن ہزار پانچ سو کیوسک بیراج نہ اچوی نو دلته کبھی بہ دا سیند دا پچاس پچین کلومیٹر چے کوم دا بیراج نہ لاندی چے کومہ ایریا دہ Up to Attock Gange دلته کبھی پورے پہ دا پچاس پچین کلومیٹر ایریا دہ، دا بہ بالکل خشک شی او چے دا خشک شی نو دغہ خلق، چے د دے پہ غارہ کوم خلق اوسی، د ہغوی کشتو کبھی یا د ہغوی د میانو پا دغہ ٲائے کبھی او بہ ہغوی خیلو ٲتو تہ ور کولے، ہغہ خو بالکل تقریباً تقریباً جناب سپیکر، ختم شوے۔ مونہ دا وایو جناب سپیکر، چے د IRSA نہ خو ہم چا ٲوس اونہ کرو، ارسا، ٲکہ چے دا د ہغوی پہ ایکٹ کبھی شاید دہ چے کہ د او بو Division کیری یا د او بو مسئلہ راخی، د انڈس ریور اتھارٹی چے کومہ دہ، د ہغی نہ بہ، زہ ستاسو توجہ جناب سپیکر، یو آئینی خبرے تہ پہ دے کبھی راگر ٲومہ۔

جناب سپیکر: تاسو Constitution جھگرا صاحب ٲت کرے دے کہ۔

(تہقے)

جناب عبدالاکبر خان: شتہ دے جی۔ خیر دے۔ زہ آرٹیکل 155 تہ ستاسو توجہ راگر ٲوم، تاسو جی (a) 155(1) او گوری جی

155(1) “If the interests of a Province, Federal Capital on the Federally Administrated Tribal Areas, on any of the inhabitants thereof,” (not only province on any of the).....

زما ہم کیدے شی، ستاسو ذاتی ہم کیدے شی۔

Any of the inhabitants thereof, in water from any natural source of supply have been or are likely to be affected, Sir, have been or are likely to be affected.

جناب سپیکر، دا خو ٲول سیند وارولے شو، هغه ٲه لبره غوندي خبره ده، د ٲول

بیراج سره ٲول دانڊس Divert شو غازی بروتها بائیڊل پاورته۔ نوائی چي

To be affected prejudicially by-

- (a) any executive act or legislation taken or passed or proposed to be taken or passed, or
- (b) the failure of any authority to exercise any of its powers with respect to the use and distribution or control of water from that source.”

نوبیا ٲه وائی

“The Federal Government or the Provincial Government concerned may make a complaint in writing to council, council means the Council of Common Interest.

(2) upon receiving such complaint, the council shall, after having considered the matter, either give its decision or request the President to appoint a Commission consisting of such persons having special knowledge and experience in irrigation, engineering, administration, finance or law as he may think fit, hereinafter referred to as the Commission.”

جناب سپیکر! مونبره وائیو چي زمونبر خو Rights ٲول Affect شو، زمونبر اوبه خو واوریدی زمونبر خلق په دي غاره باندي د هغوي خو هيڅ پاتے نه شو که چرته تاسو د آزاد کشمیر گورنمنٲ ته صرف د 29 فٲ په Raising باندي دومره په اربونو روپي Compensation ورکوي، دومره په اربونو روپي د هغوي په هاؤسنگ کالونیز باندي لگوي، ووکیشنل سینٲرز باندي لگوي، پندرہ پیسے Per unit هغوي له Net profit کبني شيئر ورکوي۔ جناب سپیکر، د هغوي دغه صرف One time affected دے مونبره خوبه په ٲول ژوند باندي Affected شو دلته کبني۔ مونبره دا خواست دے جناب سپیکر، چي یا خو تاسو د دي د پارہ چي وره غوندي خبر دے کمیٲي چي په هغي کبني کم از کم په دي صوبه کبني د واپدا چيف انجنيئر پاتے شوې دي، د ارسا پاتے غوي دي، د نور ایریگیشن

پاتے شوې دی، چې هغوي کښيې او زمونږه د پراونشل گورنمنټ نه يو Concrete proposal ورکړو In the shape of چې څنگه په دې Constitution کښي مونږ ته Right دے په مونږه Affect کيږو نو مونږه به خامخا دغه کوو۔ مونږ دا وايو چې تاسو هلته کښي دومره پيسے ورکوئ د خدائے بندي گانو، دلته کښي خو ستاسو هيډ ورکس زمونږ سره دے ځکه چې ټول هيډ ورکس په صوبه سرحد کښي دي، Ponds په صوبه سرحد کښي دے، Reservoir په صوبه سرحد کښي دے۔ د تربيلے د Reservoir نه به دا او چهين هزار چه سو کيږي۔ که فرض کړه په هډو په دريائے سندھ کښي اوبه کمے هم رايي خو زمونږ د Reservoir نه به دا اوبه چهين هزار چه سو کيوسک پوره کيږي او دغه غازي بروتها بائيډل پاؤر کينال به دا اوبه اخلي۔ جناب سپيکر! زما دا درخواست دے حکومت ته، تاسو ته مے هم داخواست دے که تاسو يوه کميټي د دې د پاره Form کړه او په دې کښي ټول د Experience خلق چې هغوي يو Concrete Proposal ځکه چې يو دغه هغوي Start کړو، 290 ميگاوات بجلی هغوي ستارت کړه Already هغه پاؤر پلانټس، د هغې پنځه دغه دي او 290 يو يو دے نو هغه 290 ميگاوات ستارت شو۔ جناب سپيکر! آتھ ارب يونټ ډير شے دے که هغوي مونږ ته په ديکښي، بلکه زه درته، تاسو په دې يقين او کړئ، دومره ستاسو ټائم نه ضائع کوم، که نه وي نو زمونږ سره لس داسي Reasons دي چې د پنجاب په ديکښي دس پرسنت شيئر هم نه جوړيږي۔ 90 پرسنت شيئر زمونږ د صوبے جوړيږي۔ خو بيا هم مونږ دا وايو چې خير دے يو Concrete proposal پراونشنل گورنمنټ جوړ کړي۔ چې هغه Proposal فيډرل گورنمنټ نه يو دغه په شکل کښييا وليږي چې کونسل آف کامن انټرسټ د دې Cognizance واخلی او زمونږ د صوبے چې دا خلق کوم Affect کيږي يا Affect شوې دي يا زمونږ د صوبے نور چې کوم حقوق دي دا اوبو د پاره جناب سپيکر، صرف زمونږ د صوبے Under Water Accord چې په دې کينال کښي کوم Seepage کيږي، کوم Leakage کيږي، دهغې به چار سو، چې زيرو پوائنټ سيون پرسنت تاسو واچوي نو چار سو کيوسک اوبه به زمونږ د شيئر نه به دوی Leakage اوبه آپريشن کښي او په See page کښي دا به چار سو فيصد زمونږ د دې اوبو، د دې صوبے حق هغه

به نور هم وهله کيږي۔ نو دا Multiple خيزونه دي چې هغه به زمونږ د دې صوبه  
Affect کيږي۔ زما درخواست دے که چرے دا زمونږ دا حق او منلے شو تو کم از  
کم يو روپئ ريت چې هم واچوئ نو چھ، سات ارب روپي، آتھ ارب روپي زمونږ  
دے صوبے ته سالانه ملاؤيدے شي او که داسې نه وي نو دغه سږو زمونږ په  
دې، په تربيله کښې ئے هم دا سره، په هغې کښې دا چل او کړو او دلته خوراله  
يوه روپئ هم نه را کوي۔ تهينک يو جناب سپيکر۔

جناب سپيکر: بشير احمد بلور صاحب۔

جناب بشير احمد بلور: جناب سپيکر صاحب! عبدالاکبر خان مشکوريو، ډيره بنکله  
خبره ئے او کړه، خوزه دا عرض کوم چې معافی غواړم د خپلو خوئيندونه، چې  
مشران وائ چې يو خان د کلي نه بنار ته روان وو او بنځے ورته او وائيل چې  
ماله يو نتکئ راوړه، هغه ورته اووے چې زه درله پوزه پريکوم او ته نتکئ  
غواړے۔ دے ته خپلے د تربيلے پيسے نه ملاؤيږي چې کوم زمونږ حق دے۔ آئين  
کښې Constitutionally حق هغه مونږ ته څوک نه را کوي۔ سپيکر صاحب۔ دا  
غازي بروتها چې دے، د دې په باره کښي تاسو ته به علم وي که نه به وي۔ چې  
کله دا ستارټ کيدو، په دې باندې زمونږه ميتنگونه شوې وو او دا غازي بروتها  
هم هغه شان مونږ ته تکليف ده دے۔ څنگه چې کالا باغ ډيم دے۔ کالا باغ ډيم هم  
مونږ مخالفت په دې باندې کوؤ چې دلته کښي چې اوبه ايسارے شي، دا  
Reservoir چې جوړ شي نو دا خامخواه د نوبنار او د مردان چې کومے  
Cultivated علاقے دي، دا به ټولے تباہ شي او په دې د اربونه روپئ د صوابي  
سکارپ او مردان سکارپ به نه لگي، دا به ټول ضائع شي۔ دا غازي بروتها هم  
دغه شانتي شے دے۔ تاسو چې اټک ته ځئ نو تاسو او گوري چې اوبه دوه قسمه  
دي، يوتورے اوبه روانے وي او بل طرف ته سپينے اوبه روانے وي۔ دلته کښي  
چې دے دا مخکښي Attock gorge چې ورته وائ، هغه ډير تنگ ځائے دے چې  
اوبه روانے وي پکښي، دا سپينے اوبه راځي نو دا خټے چې دي او دا ميله اوبه  
چې دي نو دا ورسره دا هر څه اوږي نو دا کراس شي او دا خټه چې ده، هغه هلته  
نه پاتے کيږي۔ دا سپينے اوبه چې دي، دا چې Divert کړي غازي بروتها ته نو  
دا به مخکښي يځي او بيا به مونږ ته راځي او بيا به دا دريائے سندھ کښي

غورزيرى، په آباسين كښې به راځي۔ نو دا چې كومه علاقه كښې اوبه كمې شى۔ نو دلته به خوره او دا خټه چې ده، هغه به ضائع كيږي ولې چې هغه اوبه تيريدې نه شى۔ Gorge ورکوټې دے۔ نو دا کالا باغ ډيم سره به پينځوس كاله پس زمونږ. دا صوبه Affect كيده، غازى بروتها سره به زمونږ. سل كاله پس، دا هم هغه شان Affect كيږي۔ دا اوبه به هم دغه شان دلته جمع كيږي، دا خټه به جمع كيږي۔ اوبه به راځي، دا به دلته اوبه جمع كيږي۔ نو دا Back fine به كوى نودا مونږ. دا Cultivated ايريا به ټوله تباه شى۔ سپيكر صاحب! څنگه چې دوى خبره او كړه، نن مونږه له ډيم د پاره، د خالى اوچت والى د پاره One Billion rupees straight away چې دے نو هغه ورته Sanction هم شولې نو تربيله چې ده، په تربيله كښې خلق Affect شو، نو تر اوسه پورې هغوي ته پيسې نه دى ملاؤ شوې۔ نو زمونږ داسې بدقسمه صوبه ده، داسې بدقسمه خلق يو چې زمونږه نه هغه كشمير والا هم بڼه دى چې هغوي ته د خپل حق نه زيات ملاؤيږي، مونږ ته خپل حق هم نه ملاؤيږي۔ نو زما حكومت ته دا خواست دے، څنگه چې دوى خبره او كړه، دوى چې دا د واپدا چيف راوغواړې دلته كښې، دا خو حكومت دے چې ورته اوواي چې دا زمونږ سره تاسو ولې زياته كوى؟ خود غازى بروتها جوړول هم، په هغه وخت كښې هم ما اعتراض پرې كړې وو، ميټنگ كښې ما دا وئيلي وو چې دا غازى بروتها زمونږ د پاره بالكل د كالا باغ ډيم په شان دے خو هلته بيا دا خبره اوشوه، ټولو خلقو وئيل چې تا سودا هم نه شى، كالا باغ هم نه شى نو بيا به دا خلق په پاكستان كښې د نه غواړي چې دلته جنريشن زيات شى۔ جنريشن د بالكل جوړ شى خو دا بها شا (ډيم) ولې نه جوړ وي بها شا ډيم په خائے غازى بروتها ولې جوړاوي۔ تباهي مونږ ته راځي او پيسه چې كوم ده، صرف جنريشن، بجلئي پيسه چې كومه ده هغه به مركز، هغه به پنجاب ته ملاويږي په دې وجه باندې، زمونږ صوبه د غرقه شى، پرواه نشته، دوى خلقو ته چې كوم Reservoir چې جوړيږي او د دې خلقو چې كوم تاوان دے، هغوي ته دے Compensation نه ملاويږي، سر دے خروى خو كشمير ته چې ليري، د هغې Raising كيږي، هغوي ته په هم پيسې ملاويږي۔ غازى بروتها به نه جوړو ولې چې هغه د پښتونو علاقے ته جنريشن به راځي نو فائده به بيا دے

پختونخوا ته کيڙي خو زما د خواست دے سپيڪر صاحب، چي په دي باندې دا حکومت دے او غواڙي او په دي باندې ميٽنگ د اوشي او په دي باندې خبره د اوشي چي دا خبره داسي وي، چي زمونږ دا خپله خبره ده، مونږ ته دے ملاوشي جناب انور کمال خان: جناب سپيڪر صاحب!

جناب عبدالماجد خان: جناب عالي! په دي سلسله کښي زه يوه وږه غوندي خبره تاسو تا دا کوم چي د غازي بروتها نه واخلي تراټک د دغه پورے د دريائے سنڌه او به چي کومے دي لکه دا چهين هزار کيوسک او به په نهر را اوږي کنه نو په اوږي کښي خو خه دا او بو دغه شته دے ليکن په ژمي کښي به په دي سنڌه کښي تقريباً دو سو کيوسک او به راخي۔ په دي دغه کښي د صوابئي ضلع سالم د او بو سطح چي کومه ده، هغه ډيره په بنکنه او دريږي۔ دا څومره ذمکے چي سيند په غاږه غاږه کومے دي، هغه cultivated زو کے دي، جناب، هغه به ټولے د خشک سالي شکار شي۔ نو جناب عالي! صرف د يواځه خبره د دي په دغه باندې چي هغه خولا يو طرف ته کړي، چي زه وایم چي په صوابئي ضلع باندې به اثر غورزيږي۔ نو لهدا مونږ په هر لحاظ سره د دوي حمايت کوو چي مونږه خپله مطالبه دا تر آخیر پورے ---

جناب سپيڪر: جي انور کمال خان صاحب۔

جناب انور کمال خان: جناب سپيڪر صاحب! زه مشكور یمہ۔ عبدالاکبر خان ہم خبره او کړه او دوي د صوبے د حوالے سره خبره او کړه او د هغي نه پس بشير خان ہم د کالا باغ ډيم د حوالے سره خبره او کړه۔ دوي د خفه کيږي نه په دي خبره باندې خکه چي زما په خله باندې کالا باغ نه جوږيږي او نه د چا په خله باندې کالا باغ ډيم ورايږي خو که دوي يوه خبره کوي، اغلباً د دوي په ذهن او د دوي سوچ او د دوي په عقل باندې به هغه شے د دي صوبے د پاره نقصان ده وي بلکه بل طرف ته چي مونږ که د يو دغه د پاره خبره کوو نو مونږه د خپل ذات د پاره خبره نه کوو چي د دي ډيم ته څه فائده چا ته ملاوږي يا څه هغه ملاوږي خو که لږ پينځه منته د پاره مونږه پرے سوچ او کړو چي دلته زمونږ د جنوبي اضلاع ممبران او خلق ہم ناست دي او تاسو ته ډيره ښه معلومه ده چي په دي صوبه کښي نن که چرته يوه



شاہ زمکہ چہی د کومے نہ مونبرہ خہ فائده اغستلی شو نو هغه زمونبرہ جنوبی اضلاع دہ، چہی پہ لکھاؤ ایگرہ زمکہ پہ دی آئی خان کبئی بالکل Barren پرتہ دہ۔ ہم دغه شان پہ مروت علاقو کبئی، دغسپی پہ کوهاٹ او کرک علاقو کبئی دا زمکہ Barren پرتہ دہ۔ او تاسوتہ ڈیرہ بنہ معلومہ دہ چہی زمونبرہ د اندس واہر نہ، سوائے د هغی یوتیلیٹی چونکہ زمونبرہ سرہ انفراسٹرکچر نشته دے چہی مونبرہ دا اوبہ چرتہ استعمال کرو۔ نن ہم د دی بخت نہ مخکبئی چہی مونبرہ خبرے او تقریرونہ کول نو هغلته ہم مونبرہ دا خبرہ واضح کریں وہ چہی د صوبہ سرحد پہ اوبو کبئی چہی اندس کبئی چہی کومہ حصہ ملاویری، هغه توله اوبہ نن پنجاب استعمالوی۔ نہ مونبرہ تہ خہ فائده ترے ملاویری نہ د هغی پہ بدل کبئی چرتہ د دوی مونبرہ تہ خہ انفراسٹرکچر را کرو۔ نہ مونبرہ تہ هغوی چرتہ کینال سسٹم را کرو، نہ مونبرہ تہ د هغوی پہ مقابلہ کبئی خہ پیسے را کرے۔ هغه توله فائده زمونبرہ د اندس نن پنجاب اخلی لگیا دے او صوبہ سرحد ترے محرومہ پاتے شوپی دی نو دوی د پہ دی خبرہ خفا کیری نہ، مونبرہ چہی چرتہ د یو پراجیکٹ پہ حوالہ سرہ کہ هغه غازی بروتها دے او کہ هغه کالا باغ ڈیم دے نو هغی نہ دا ضرور زمونبرہ پہ ذہن کبئی وی چہی چرتہ دلته زمونبرہ رونبرہ آباد دی نو قطعاً مونبرہ دا نہ غواہو چہی کہ د کالا باغ ڈیم نہ سبا زمونبرہ د نوبنار یا زمونبرہ د اکوری یا زمونبرہ د صوبائی خلقو تہ نقصان رسیبری نو دا قطعاً زمونبرہ هغه سوچ کبئی ہم نشی راتلے چہی مونبرہ د جنوبی اضلاع فائده د دی خلقو پہ عوض یا د دی خلقو پہ قربانی باندی کوؤ حوزما دا یقین دے چہی مونبرہ پہ دی باندی کا رہم کریدے او چہی خنگہ دوی پخپلہ باندی، زہ Practically دے علاقے تہ تلے یمہ او ما دا اٹک دا Gorge ہم کتلے دے چہی کوم خائے کبئی د اٹک دا اوبہ چہی دی، دا د دی د هغی نہ، د دی Backlock قطعاً ورستو نشی راتلے کہ تاسوا وگوری او هغه موقع تہ چہی شوک لاری شی نو د کالا باغ ڈیم دا Reservoir چہی کوم دے نو د دی توله اوبہ پنجاب سائیڈ تہ د سوات ریور نہ واپس Divert کیری۔ مونبرہ دا وایو چہی پہ دی باندی مونبرہ Controversy نہ جو راؤ خود دی نہ کم از کم پانچ چہ لا کہ ایگرہ زمکہ تاسو آباد لے شی۔ مونبرہ صوبائی حکومت تہ دا خواست کوؤ چہی دوی دے د واپدا سرہ خبرہ او کری او داسی Briefing دے Arrange کری چہی

کوم کنبې زمونږ د اسمبلۍ ممبران دے موجود وی او هلته دوی ته په غازی بروتها باندې هم Briefing ورکړی۔ هلته د مونږ ته په کالاباغ ډیم بندے هم Briefing را کړی او که مونږه پرے پوهیږو چې غازی بروتها زمونږ د صوبه سرحد د پاره څه فائده ملاویږی نو پکار داده چې مشترکه یو آواز د دې ځائے نه اوچت شی او مونږه یو مشترکه لائحہ عمل په دې باندې جوړه کړو۔ او د دې خپلے صوبے د پاره کم از کم مونږه یو آواز اوچت کړو۔ او د دې نه علاوه د کالاباغ ډیم په حق کنبې هم مونږه دا غواړو چې دا Briefing ملاو شی او Once for all ایشو مونږه ختم کړو که چرته واقعی دا زمونږ د صوبے د پاره نقصان ده وی۔

جناب انور کمال: چې مونږه دا شے دفن کړو او که چرته دے نه زمونږه د صوبے د پاره څه فائده ملاویږی نو پکار داده، او زمونږه نورو صوبو او علاقو ته څه نقصان نه ملاویږی نو مونږ به دا خواست ورته کوو چې دا شے د Politicize کبږی نه او کم از کم د دې نه دے صوبے ته فائده او د چا خوار غریب سړی کاشتکارانو فائده به پرے اوشی او دے صوبے ته به هم څه فائده اوشی۔ شکریه جناب سپیکر۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر!

جناب شاهراز خان: جناب سپیکر!

جناب عبدالاکبر خان: زما د تحریک التوا سره د کالاباغ ډیم څه تعلق دے؟ زما د تحریک سره د Water Accord څه تعلق دے؟ خود غازی بروتها خبره کوم دا خبره په کنبې د کالاباغ رااوخته۔

جناب شاز خان: جناب سپیکر صیب! دوی خو خبرے او کړے۔۔۔۔

جناب سپیکر: پلیز، پلیز خبره کوو Under discussion چې دے هغه غازی بروتها ډیم دے

جناب بشیر احمد بلور: او غازی بروتها ډیم دے سپیکر صاحب، بالکل۔

جناب سپیکر: نه غازی بروتها پراجیکت دے۔

جناب بشیر احمد بلور: خبره د په حق کنبې ده خوزه۔۔۔۔

جناب سپیکر: بشیر احمد بلور صاحب! زه خبره کوم کنه، خبره کوم۔

جناب بشير احمد بلور: زه عرض كوم۔ دا دوى د کالا باغ خبره ڪري ده زه به بيا معافى  
غوارم۔۔۔۔

جناب سپيڪر: لڙجى

جناب زرگل خان: ما به ترے پوزه پريڪوله۔۔۔۔

جناب بشير احمد بلور: دوى دا خبره او ڪرله۔۔۔۔

جناب شاه راز خان: جناب دوى خبره ڪري ده۔ مالہ اجازت را ڪري زه يو دوه درے  
خبرے ڪول غوارم۔

جناب بشير احمد بلور: د دې خبرے جواب به زه كوم جى۔ پهلا خبره په ديڪنپي داده چي  
کالا باغ ڊيم باره ڪنپي دلته درے Unanimously درے ځله نه ځلور ځله  
Unanimously قرار دادونه هم دے اسمبلي پاس ڪري دي۔ دوئمہ خبره دا ده  
چي کالا باغ ڊيم دا زما ورور وائى چي ما پخپله زه۔۔۔۔

جناب شاه راز خان: يره جى دا هسي هم نه جو پيري مالہ اجازت را ڪري زه خبره كوم۔۔

جناب سپيڪر: لڙ شاه راز خان، د دې نه وروستو به ور ڪرو ڪنه۔

جناب بشير احمد بلور: زه د ايريجيشن منسٽر پاتے شوې يم۔ مونڙ څو ځله واپدا سره دا  
خبرے ڪري دي زه اوس هم په فلور آف دي هاوس دا خبره كوم چي دوى د جنوبي  
اضلاع زمڪه پري آباد پيري، زمونڙه دا پختونخوا، دا مردان د چارسدے او د  
نوبنار زمڪه ٽولے د ڊوبے شى، ماته انڪار نشته خو زه په فلور آف دي هاؤس  
وايم، دا حلفيه وايم چي يوه قطرہ اوبه به جنوبي اضلاع ته نه ملاو پيري۔ دا چي  
كوم هغه وائى، بالڪل دروغ وائى۔ چي کومه منصوبه جوڙه ده، هغې ڪنپي هڻو  
دا گنجائش نشته چي دا جنوبي اضلاع ته به اوبه ملاو پيري۔ که هغه ملاو پيري  
نو۔۔۔۔

جناب سپيڪر: جى شاه راز خان۔

جناب شاه راز خان: جناب سپيڪر صاحب! بسم الله الرحمن الرحيم زه ستاسو شڪريه  
آدا كوم۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: د دې غازی بروتھا ډیم متعلق خبره کوے ؟

جناب شاه رازخان: د غازی بروتھا خبره ہم کوم۔ دا عبدالاکبر خان چې کومه خبره اوچته کړې ده نو دا تهیک خبره ده، زه د دې حمایت کوم چې پکار داده چې د آزاد کشمیر خلقو ته Compensation ملاویزی نو چې د صوبه سرحد خلقو ته ہم Compensation ملاو شی خوزه ورسره ورسره د گزارش کوم چې درے ډیمونه، دوه پاورهاؤسونه دی په ملاکنډ کبني چې هغه نه 44 هزار میگا واټ بجلی پیدا کیری۔ دا Totally دی صوبے په خپلو پیسو بانډې جوړ کړی دی په 1956 کبني دا دواړه ډیمونه د دې دواړو ډیمونو چې کوم جنریشن دے، د دې چې کومه بجلی ده، هغه واپدے ته حواله شوې ده۔ زما دا گزارش دے چې نور ډیمونه څومره چې په پاکستان کبني جوړیږی نو دا پاکستان جوړ کړی دی، د پاکستان حکومت جوړ کړی دی، دا دوه ډیمونه داسې دی چې دا صوبه سرحد جوړ کړی دی او دریم ډیم ہم هلته کبني جوړوی، دریم پاورهاؤس ہم هلته کبني جوړوی نو زما گزارش دادے چې د دې سره سره دا خبره ہم شامله شی چې مونږه د دې ځائے چې کوم جنریشن دے دا د نیشنل گروپ سٹیشن اسلام آباد ته نه ځی۔ دا بجلی د پاتے شی زموږه په صوبه کبني۔۔۔

حافظ اختر علی: (وزیر آبپاشی): د ریکارډ د تصحیح د پارہ یوه خبره کومه جی۔

جناب سپیکر: جی

وزیر آبپاشی: 40 میگا واټ بجلی پیدا کیری د دواړو پاورهاؤس نه۔۔

جناب سپیکر: 44 هزار نه پیدا کیری

وزیر آبپاشی: 40 میگا واټ۔

جناب شاه رازخان: 40، 44 خیر دا۔۔۔

جناب سپیکر: 40 میگا واټ ته تا 44 هزار او وئیل۔

جناب شاه راز خان: جی 40 میگا واټ جی۔ او Sorry جی 40 میگا واټ بجلی نه

44 میگا واټ بجلی ده۔

جناب سپیکر: چچی 44 هزار ئے پیدا کولے نومونبره خوباد شاگان وو۔

جناب شاه راز خان: جی 44 میگا وات بجلی ده۔ زما گزارش دادے، یا 44 ده، خه دوه ده، دوه ده، 2 میگا وات ده۔ خودا د دې خائے نه غی اسلام آباد ته۔ اسلام آباد نه بیا په ټول پاکستان کبني خوریري۔ مونبرته دهغې هیخ فائده نه ملاویري۔ که فائده ملاویري، مرکزی حکومت ته، پاکستان ته، هغوی خپلو اللو تللو باندي پیسه خرچ کوی۔ زما گزارش دادے جی چچی ددغه خائے پیسه په دې باندي چونکه د دې صوبے پیسه لگیدلی دی، چچی دغه علاقے ته هم دے راینلٹی ورکړی ځکه چچی دریم بجلی گهر زمونبره علاقہ ورسره Affect کیری اودا بجلی چچی خومره هلته ځی، چچی دا بجلی هلته لاره نه شی، دے د پاره دلته گرد ستیشن جوړ شی۔ دلته کبني مونبره خلقو ته د دې مراعات ورکړو چچی دلته راشی انډسټری اولگوی اودا بجلی مونبره دلته کبني خرچ کړو نو د دې نه به ځمونبره صوبے ته ان شالله ډیره زیاته فائده وی۔

جناب سپیکر: جی امان الله حقانی صاحب۔

مولانا امان الله حقانی: شکر یہ جناب سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: مولانا امان الله حقانی صاحب

مولانا امان الله حقانی: ځه، جناب عبدالاکبر خان صاحب چچی د غازی بروتها باره کبني کوم حقائق او وئیل یقیننا چچی هغوی کومه نقشه پیش کړه هغه بالکل ټول حقائق دی۔ زمونبره د صوبه سرحد تقریباً 20 کلومیتره چ هغوی کومه زمکه ترینه متاثره کیری او زمونبره د اوبو رخ چچی کوم اوبه هم ترینه متاثره کیری، زیر کاشت علاقہ ترے نه هم متاثره کیری۔ نو ډیر امتیازی سلوک دے چچی کشمیر ته خو Compensation ورکولے شی او زمونبره سرحد ته نه ورکوی۔ زمونبره د تربیلے ډیم کوم متاثرین دی هغوی تراوسه پورے متاثره دی، نو مونبره د دې بالکل تائید کوو۔ د دې د پاره دیوه کمیټی جوړه شی چچی هغه فیډرل حکومت سره خبره اوکړی اودے باندي بڼه موثر انداز کبني دغه اوشی۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر صاحب ځما په خیال۔۔۔

جناب سپیکر: عطا پہ خپل خیال۔۔۔

جناب عبدالاکبر خان: زما هغه تحریک التوا هسې ټوټے ټوټے شولہ۔

جناب سپیکر: نه ټوټے کیږی؟ په قلا ر کنبینه۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر که هغه منگلا ده که هغه تربیله ده که هغه بل هر یو ډیم دے۔ هغه خو اوبه Storage کیږی او لاندې راخی پاور هاؤس ورته لکیدلے دے This is a unique Dam پیرا جز چې دی Gateway هغه په صوبه سرحد کنبی دی پاور هاؤس په پنجاب کنبی دے۔ مونږه دا وایو چې پاور هاؤس له پیسے ورکوی نو Gateway له پیسے ولے نه ورکوی؟ فنډ ټول چې کوم دے 7 کلومیتر دے هغه زمونږه د صوبه سرحد دې۔ جناب سپیکر! ما چې څنکه تجویز کړے وو که چرے دا تاسو یو کمیټی ته۔۔۔۔

جناب سپیکر: لږ د حکومت موقف پرے واورو چې دوئ څه وائی؟

جناب حبیب الرحمن: یره جی زه په دې باره کنبی یو عرض کوم۔

جناب اسرار اللہ خان: زمونږه د پارټی نمائندگی په دې کنبی ضروری ده۔ ولے چې دا واپدا چې ده، دا آفتاب خان سره ډیره Related ده جی۔

آوازیں: وایه کنه، وایه کنه۔

جناب اسرار اللہ خان: سپیکر صاحب دے اجازت اوکری جی۔

جناب سپیکر: د حکومت، گوره بحث پرے ډیر اوشو۔ دا لا Admit شوې ہم نه دے بیا به دغه کوؤ۔ د حکومت مؤقف واوریدے شی بیا که دا Admit شو بیا به دغه کوؤ۔۔۔۔

جناب اسرار اللہ خان گنډاپور: سپیکر صاحب زمونږه د پارټی نمائندگی نشته او دا چې کوم شے دے، دا زمونږه پارټی سره Related دے جی، واپدا ده دے د پارہ زه څه وئیل غواړم۔

جناب سپیکر: جی۔

جناب اسرار اللہ خان: زه صرف دا وایم چې زه بالکل د عبدالاکبر خان حمایت۔۔۔۔

(قطع کلامی)

جناب سپیکر: زہ درتہ دا وایم چہی لا Admit شوہی نہ دے۔ د حکومت مؤقف پرے راشی کہ بیا دا هاؤس وائی چہی یرہ Admit کیدل پکار دی مطلب دا دے خہ دغہ کوی۔

جناب اسرار اللہ خان: زما خیال دے واپدا سرہ Related او د سنتر چہی کوم دوہ نمائندہ جماعتونہ دی دلته، دوارہ خاموش دی نو دا دے نہ شماری چہی زمونبرہ پہ دہی کبني د خاموشی دا مطلب دے چہی زمونبرہ Provincial Autonomy یا Province د حقوق خلاف یو۔ زہ جی دا وایم On behalf of Party چہی مونبرہ ہمیشہ د صوبائی حقوق نمائندگی کرہی دہ او مخے تہ بہ ئے ہم کوؤدا چہی کوم عبدالاکبر خان دا خبرہ اوکرہ چہی Council of Common Interests کبني دے دا خبرہ اوچتہ شی نو بالکل زہ د دہی حمایت کوم چہی هلته Legal experts ناست دی نو هغوہی بہ پہ دہی خبرہ صحیح بحث اوکری او نور خود حکومت، دلته کبني Treasury benches موجود دی، هغه چہی Meet کوی او دا مخکبني لیری، دا د پراونشل گورنمنٹ ذمہ واری دہ جی۔

جناب سپیکر: ملک ظفر اعظم صاحب!

جناب زرگل خان: Request پہ کبني یو معمولی غوندہی کوم۔

جناب سپیکر: بس تہ ئے Support کوے کنہ۔ بس اوشو۔

جناب زرگل: نہ د Support خبرہ نہ دہ جی۔ زہ دا وایم سر، چہی کہ دیکبني کمیٹی جو ریری، نو تاسو خو بہ دے پارلیمانی لیڈرانو سرہ ہم راخی۔ تاسو پخپلہ د دوی View واغستل یو او وئیل چہی دا پہ ماضی کبني زمونبرہ سرہ بد شوہی دی او آزاد کشمیر دومرہ، نو آیا دا د چا حکومتونہ وو؟ دا د دوی حکومتونہ وو او دا بد ئے دے صوبے سرہ کری دی جی نو کہ تاسو بیا کمیٹی Constitute کوئی نو جی دا مونبرہ نوے ممبران چہی دی (تالیاں) چہی کوم د دہی صوبے د دغہ د پارہ یو نو دا پکبني راولی۔ دوی خو مخکبني دا صوبہ تباہ کرہی دہ جی او بل پکبني کالا باغ۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی، Treasury benches،

جناب عبدالاکبر خان: پہ دہی ملک باندہی حکومت ہمیشہ مسلم لیگ کرے دے کہ ہغہ (Q) دے او کہ ہغہ (N) دے۔

جناب زرگل خان: دوہ خلہ دوئی کرے دے، دوہ خلہ ہغہ بل کرے دے۔

جناب حبیب الرحمن: جناب سپیکر صاحب! یو عرض زہ کوم جی۔

جناب سپیکر: جی ملک ظفر اعظم صاحب۔

ملک ظفر اعظم (وزیر قانون و صنعت): مہربانی سپیکر صاحب! جناب عبدالاکبر خان صاحب نے جو مسئلہ پیش کیا ہے، ہم ایم ایم اے کی گورنمنٹ بلکہ ٹریژری بنچر ہر اس اقدام کی تائید کرتی ہیں، حمایت کرتی ہیں جو صوبے کے مفادات میں ہو اور آپ کے علم میں ہے کہ ابھی چند دن پہلے ہمارے سینیئر منسٹر نے اپنے پیش رو، جتنے بھی تھے، تین تھے، چار تھے، وزیر خزانہ جو رہ چکے تھے، ان کو بلا کر ان کے ساتھ مل بیٹھ کر اس صوبے کے لئے جس لگن سے ہماری گورنمنٹ کام کر رہی ہے، وہ کسی سے پوشیدہ نہیں ہے تو اس لحاظ سے جتنے دلائل ہم نے عبدالاکبر خان صاحب کے سنے ہیں تو ہم یہ سمجھتے ہیں کہ اس سے پہلے کہ ہاؤس کی Approval دے کر Admit کرنے کے لئے move کیا جائے، اس سے پہلے ہماری پارلیمانی پارٹیوں کی میٹنگ اس پر ہونی چاہیے تاکہ ہم ایک ایسا Stand بنا سکیں جو پاکستان اور صوبے کے Level پر مدلل اور ٹھوس بنیادوں پر ہو۔ میری یہ تجویز ہے، اس کے بعد بشیر بلور صاحب سے میں یہ کہنا چاہتا ہوں، یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ہم پہلے مسلمان ہیں، پھر پاکستانی ہیں اور یہ بچے بچے کو، دنیا کے بچے بچے کو پتہ ہے کہ آنے والا وقت جنگوں کا نہیں بلکہ پانی کا ہے۔ جس ملک میں پانی کا ذخیرہ ہوگا، جس ملک میں پانی وافر مقدار میں ہوگا وہی قومیں حکمرانی کریں گی۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ اگر یہ دوسرے ڈیمز جس کی طرف بشیر بلور صاحب نے یا کسی اور ممبر نے اشارہ کیا ہو اگر وہ پاکستان کے مفاد میں ہو، علاقائی Base پر ہم بالکل سوچتے ہی نہیں کہ یہ جنوبی اضلاع کے لئے فائدہ مند ہے، صوابی کے لئے نقصان دہ ہے، اس کے لئے وہ ہے اور اس کے لئے یہ ہے۔ ہم سمجھتے ہیں کہ یہاں پر جتنا بھی پانی کا ذخیرہ کیا جائے، جتنا بھی اس کو وافر مقدار میں لایا جائے اور اسے استعمال میں لایا جائے، یہ ملک اور قوم کے لئے فائدہ مند ہے۔ لہذا اس کو میں زیر بحث نہیں بنانا چاہتا۔ ہم



سمجھتے ہیں کہ اگر عبدالاکبر خان صاحب اور ہاؤس کی مرضی ہو کہ ہم آپس میں مل بیٹھ کر ایک تجویز بنائیں اور اس تجویز پر آگے چل کر، وہ جس طرح بھی لانا چاہیں جب کمیٹی اس پر متفق ہو جائے تو ہم بھی اس کے ساتھ بالکل متفق ہونگے۔

جناب سپیکر: میرے خیال۔۔۔۔۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر! منسٹر صاحب کا میں مشکور ہوں۔ لیکن میں سمجھتا ہوں کہ اس میں جو ٹیکنکل لوگ ہیں دو، چار، پانچ اس صوبے کے، جو ٹیکنکل لوگ ہیں، ان کو بھی اس میں شامل کیا جائے تاکہ ایک ایسی چیز، ہم تو سر، سیاسی لوگ ہیں، سیاسی بات کرتے ہیں۔۔۔۔۔

(قطع کلامی)

جناب سپیکر: ایک تو مطلب ہے کہ Already۔۔۔۔۔

وزیر قانون و صنعت: Sorry، ٹیکنکل لوگ بھی اس کے ساتھ متفق ہیں۔ اس میں ٹیکنکل لوگوں کو بھی بلایا جائے، سب کو بلایا جائے۔

جناب سپیکر: میرے خیال میں ایک صورت یہ ہے کہ اس ایڈجرمنٹ موشن کو ایڈمٹ کیا جائے اور اس Matter کو Concerned Committee for Irrigation کو ریفر کیا جائے، وہاں پر Experts اور جتنے بھی لوگ ہیں، وہ Comprehensive report بنا کر تیار کر کے ہاؤس کو لے آئیں، یاد دوسری تجویز یہ ہے کہ آپ پارلیمنٹری لیڈرز اور ٹریڈری بینچز آپس میں ملکر ایک Resolution، میرے خیال میں Resolution سے زیادہ Effective ہوگا۔۔۔۔۔

جناب بشیر احمد بلور: جناب سپیکر صاحب! خنگہ چپی تاسو خبرہ او کپہ کنہ جی، Resolution خو مونبرہ ڊیر پاس کوؤ، د هغی خه فائده نه وی او دا به بنه وی چپی دا کمیتی ته حواله شی او جامع رپورت پرے راشی۔ خو زمونبرہ دو خبرے دی یو خو دا Experts چپی دی، دا ہمیشہ، دا Experts چپی دی۔۔۔۔۔

(قطع کلامی)

جناب سپیکر: دا جی د هغی کمیتی چیرمین ته اختیار دے چپی هغه خوک غوارپی هغه به راوغوارپی۔

جناب بشير احمد بلور: زه تاسو ته د Experts خبره او ڪرم۔

جناب سپيڪر: جي۔

جناب بشير احمد بلور: Experts مونزه يو ڄل غوبنتي وو، هغوڀ مونزه ته اووئييل چي دا کالا باغ ڊيم چي تاسو دا او منلو، دا صوبه به غرقه شي۔ بيا هم هغه چي ڪوم Experts وو، بيا چي حڪومت ورته Approach او ڪرو۔ بيا چي مونزه حڪومت سره ڪنبي ناستو، فيڊرل حڪومت سره ڪنبي ناستو۔ هم هغه Experts لگيا شو چي دا خو ڊير بنه خبره ده۔ نو بيا ولي خان ورته اووئييل چي دا پرون تاسو وئييل۔۔۔۔۔

(قطع ڪلام)

جناب سپيڪر: خير جي ان شاء الله په اسمبلي ڪنبي، په ممبرانو ڪنبي دا Analysis شته، قوت پڪنبي شته هغه د بنه، زمونزه په خپلو ممبرانو باندي دا اعتماد دي۔

جناب بشير احمد بلور: زه خپله خبره ختمه ڪرم۔ ما د ممبرانو خبره نه ڪوله، ما د Experts خبره ڪوله۔

جناب سپيڪر: جي۔

جناب بشير احمد بلور: Experts چي وو، هغه بيا ولي خان اووئييل چي دا Experts چي ناست وو، ورته ئي اووئييل چي انجنيئر صاحب ته پرون نه هغه بله ورځ چي راغلي وي او دوه گهنٽي د تقرير ڪري وو چي دا غلط ده، نن ته ڇه وائي؟ وئييل ئي چي جي اوس پوهه شوم چي دا تههڪ ده۔ نو دا Experts هميشه رائے بدلوي۔

جناب عبدالاکبر خان: هغه جي حڪومتي Experts دي، مونزه حڪومتي Experts نه ياد وؤ۔

جناب بشير احمد بلور: سپيڪر صاحب! زمونزه روريوه خبره او ڪره۔۔۔۔۔

جناب سپيڪر: زما په خيال مزيد د دي بحث نه۔۔۔۔۔

جناب بشیر احمد بلور: نہ د پاکستان او د مسلمان خبرہ ئے او کرہ نوزہ پہ دے حیران  
یمہ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: بشیر خان۔۔۔۔۔

جناب بشیر احمد بلور: مونبرہ خو ٲول مسلمانان یو، پاکستانیان یو نو بیا خو کہ غازی  
بروتھا دے کہ تربیلہ دے کہ ہر خہ دے، دا پیسے چے پنجاب خوری، ہغہ ہم  
پاکستان دے۔۔۔۔۔  
جناب سپیکر: او۔

جناب بشیر احمد بلور: مونبرہ د پاکستان او د مسلمان خبرہ، خیل د صوبے حقوق ٲولونہ  
مونبرہ تہ مقدم دی، پہ دے بہ مخکبئی خبرہ کوؤ۔۔

Mr. Speaker: Is it the desire of the House that the Adjournment motion, moved by honourable Member Mr. Abdul Akbar Khan, may be admitted.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it.

جناب عبدالاکبر خان: سر! خہ لہ ئے Admit کوؤ، بس Refer ئے کرے۔

جناب سپیکر: مطلب admission اوشی۔۔ Then۔۔

جناب عبدالاکبر خان: او او۔

Mr. Speaker: The Adjournment motion moved by Honourable Member Mr. Abdul Akbar Khan is admitted. Is it the desire of the House that the Adjournment motion admitted, as for as the matter is concerned with the adjournment motion, may be referred to the standing committee on Irrigation?

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The matter is referred to the standing committee on Irrigation.

Mr. Abdul Akbar Khan: Thank you, Janab Speaker.

توجہ دلاؤ نوٹس ہا

Mr. Speaker: Item No.7, 'Call Attention Notices: Mrs. Yasmin Khan MPA, to please move her Call Attention No.377 in the House. Mrs. Yasmin Khan, MPA, please. (Absent, it lapses)

Mr. Abdul Akbar Khan, MPA.....

جناب اسرار اللہ خان: پوائنٹ آف آرڈر، جناب سپیکر۔ دلته هاؤس کبني يوه خبره او کړه۔

Mr. Speaker: Mr. Abdul Majid Khan ...

جناب اسرار اللہ خان: يوه خبره منستير صاحب او کړه چې "آنه والاوقت پاني کاہے" بيا دا امریکه والا بيوقوفان دي دوی خوتيلو پسه منديے وهی، لگيا دي۔

Mr. Speaker: Mr. Abdul Majid Khan, MPA, to please move his Call Attention Notice No. 383 in the House. Mr. Abdul Majid Khan, MPA, please.

جناب عبدالماجد: جناب سپیکر صاحب! یہ اسمبلی۔۔۔۔

ملک ظفر اعظم (وزیر قانون): دا اسرار اللہ خان خو ماتہ دومره هوشيار سپرے بنکاريدو چې ده ته پته ده چې دا ابو وخت راروان دے بيا ولے دے داسې وائی؟ جناب عبدالماجد: یہ اسمبلی ایک اہم عوامی مسئلہ کی طرف توجہ دے کہ لیڈی ریڈنگ ہسپتال پشاور میں ایمر جنسی میں ناتجربہ کار، غیر متعلقہ، چھوٹے بچوں کے ذریعے مرہم پیٹی وغیرہ اور کسی قسم کی صفائی کا خیال نہ رکھتے ہوئے ایسے لوگوں کے ذریعے مرہم پیٹی کی جاتی ہے جو کہ ڈاکٹری اصولوں کے منافی ہے۔

جناب سپیکر صاحب! زہ اتفاقی حادثاتی طور سرہ لیڈی ریڈنگ ہسپتال تہ لارم۔ چې زہ ایمر جنسی تہ لارم نو چې کوم متعلقہ ډاکټروؤ نو هغه ډاکټر ماتہ او وائیل چې دے کمرے تہ لار شہ۔ چې زہ لارم هلته کبني يو دوه درے هلکان ناست وو۔ چې يو کس هغه سپين واسکت هغه کوټ غوندي ئے اچولے وو او نور دغه وو۔ نو د هغه سپين کوټ والا سپري هغه نورو تہ او وائیل چې دے سپري تہ پتي او تری۔ هغوي بالکل نه ئے زما لاس اوينخلو، نه ئے په هغې خه متعلقه دغه او کړو بس دهغې نه ئے خه دغه غوندي شے راچاپيره کړو۔ ما هغه تہ دا خبره او کړو چې بهی تاسو هغه A.T.S چې کوم دے۔ هغه مو او نه لگولو۔ نو د A.T.S طریقہ ئے داسې او کړه چې ماتہ ئے دا او نه وئیل چې گني تہ دا متہ بنکاره کړه چې په دې باندي مونږه دا انجکشن اولگوو۔ دغسې بهرو بهر ئے انجکشن او کړو۔ چې يوه شيبه تيره شوه نو زما قميص چې کوم دے، نو هغه ہم د وینو شو۔ بيا هغوي تہ ما او وائیل چې تاسو خو دا زخم او نه وينخلو او نه تاسو د دې صفائی او کړه۔ وائیل ئے چې د دې صفائی تہ ضرورت نشته۔ ما هغوي سره نه خپل تعارف

او ڪرو، نه موخه دغه او ڪرو، زه ترے نه په قلاره باندې راروان شوم۔ خو چي ما ڪسان او ڪتل دخپلے تجربے نه چي هغه نه داسي ڊسپنسران وؤ۔ نه خه دغه وو۔ نو داسي ڊ بهر چي يو دوه ڪسان دغې دے سپين ڪوٽ والا سري راوستي وؤ او هغه چي ڪوم دے، په دغه ڪار باندې لگولي وؤ۔ جناب عاليٰ زما دا خبره خو خه خبره نه ده خو دغسي زما په شان به ڊير زيات نور ڪسان هم په ڊي هسپتال ڪبني ڊي ناتجربه ڪاري يا ڊي غير صفائي په ڊي ڊي ڪبني به راغلي وي۔ نو جناب عاليٰ، صرف زه دا گزارش ستا سو په ذريعه، داسمبلي په ذريعه دوي ته ڪوم چي تاسو خصوصي طور سره ڊي ڊي مريضانو يا ڊي ڊي خپلو ڪسانو د صفائي خيال ساتي چي نور خلق ڊي متاثره نه شي۔ والسلام۔

ڊاڪٽر محمد سليم: محترم جناب سپيڪر صاحب!

جناب سپيڪر: ڊاڪٽر سليم صاحب۔

ڊاڪٽر محمد سليم: دے ماجد خان چي ڪومے خبرے او ڪرے، %100 نه چي 200 في صد ٽه ٽهڪ ڪري دي۔ دهسپتالونو انتظام۔۔۔

جناب سپيڪر: داخڪه چي د صوابي سره تعلق ساتي۔

ڊاڪٽر محمد سليم: نا جي، د صوابي خبره نه ده جي۔

جناب سپيڪر: ممبر د صوابي سره تعلق ساتي۔

ڊاڪٽر محمد سليم: ڪرڪ ته هم پڪبني لبر ٽم۔ داسي خبره ده چي ماجد خان ڪومے خبرے او ڪرے، د هسپتالونو حالت ڊير زيات خراب دے۔ دا ليڊي ريڊنگ هسپتال، K.T.H، د ته چي مريض لاڙشي نو هغو ڊي وائي، چي گني دا انسان نه، دا ځناور راغلي دے۔ د قميص د پاسه د A.T.S ستنے وهل، دا يو ڊير زيات ظلم دے۔ دا خبره چي نه زخم صفا ڪيري، زخم خو پريڊه چي په آپريشن تهيت ڪبني هم خه انتظام نشته دے۔ زه خپل دے منسٽر صاحب ته وائيم چي هغه د د دفتر نه بهر ته اوخي، ما هم دا هيلٿه منسٽري ڪري ده او هغه وخت بيگم صاحب يو ورڇے ماته او وائيل چي ته په ڊي هسپتالونو باندې ڊير زيات گرڇے نو بيگم صاحبے نه بهه خو مونڙه ڊير زيات ويريڊو، نو ماورته او وائيل ولے جي قصه خواني ڪبني او گرڇم؟ زه چرته د لوڪل گورنمنٽ منسٽر يم؟ زه منسٽر صاحب ته وائيم چي دا

درے غٺ ھسپتالونہ دی، کم از کم پہ دے خود چکر لگوي۔ سيڪري صاھب ته وائيم چي دفتر نه د بھر راوخي، حالات د خلقو او گوري۔

جناب سپيڪر: دامنسٽر صاھب چي نشته او تاسو وريسي لگيائو نو دا به په كوم دغه ڪنبي، په گناه ڪنبي راخي ڪه نه راخي؟

ڊاڪٽر محمد سليم: نه نه جي۔ ڇه ڪنبي جي؟

جناب سپيڪر: منسٽر صاھب نشته دے، نه ڪنه او تاسو وريسي لگيائو۔

ڊاڪٽر محمد سليم: نه جي، دوئي به ئے ورته او وائو۔ گوري دلته ڪنبي ڪينٺ خود موجود دي ڪنه۔

جناب محمد ارشد خان: جناب سپيڪر صاھب! دوه سوھ فيصده گناه ده۔

ڊاڪٽر محمد سليم: بنه جي۔ دا يوازے د دي ھسپتال خبره نه ده، سالم د صوبے د ھسپتالونو خبره ده، ڊير ظلم او زياتے روان دے۔ ڪه غريب مريض هلته ڪنبي لار شي نو د عشر زڪواة فارم مالدار ته ملاويڙي خود گوري غريب ته نه ملاويڙي۔ هغه بله ورخ ميان صاھب زمونڙه يو بيمار له لارو، په گولي لگيدلے وو۔ هسي رانه دوئي به خپله خبره پخپله او ڪري، هغه سپيشلسٽ چي راغلو نو اول خود زمونڙه ميان صاھب ته لاندې باندې او ڪتل چي ته ڇوڪ يے۔ ده ورته او وائيل چي بهي زه ايم پي اے يم۔ نو هغه داسي دا تندے تريو ڪرو او روان شو ترے۔ ميان صاھب ورته او وائيل چي راشه زما دا بيمار خود او گوره ڪنه۔ هغه ورته او وائيل چي بس ته ورله ڊير ئے۔

جناب سپيڪر: ڊاڪٽر صاھب، په هغي خبره شوې ده۔ ميان صاھب خبره ڪري ده۔

ڊاڪٽر محمد سليم: نو هسي خبره كوم جي۔

مياں نثار گل: مانه ده ڪرے جي اوس ئے كوم۔ ماته به نمبر راڪوي جي۔

ڊاڪٽر محمد سليم: کم از کم دا زمونڙه ذمه واري جوڙيڙي چي دے ھسپتالونو ڪنبي ايڊ منسٽريشن ٽھيڪ ڪرو۔ ڪه چرے ايڊ منسٽريشن نه شي ٽھيڪ ڪيدے، د علي خان د دور يوه خبره درته كوم۔ هغه سيڪريٽري هيلٿه وو، يو ورخ هلته هغه صفائي والا گرزيدو۔ زمونڙه يو بيمار داخل وو۔ ما ورله د جيب نه لس روپي ورکولے، ماته

ئے اووئیل چہ مالہ لس روپی ما را کوه۔ ما ورته اووئیل چہ زہ درلہ پتہ گتہ کبہی درکوم۔ وائیل ئے نہ، علی خان بہ خبرہ شی۔ علی خان دفتر کبہی ناست وو او ہغہ جارو والا ترے دومرہ زیات ویریدو۔ نن صبا تاسو اوگورئ، رشوت خو خیر دے، عام دے، دا خبرہ خونہ کوم چہ گنی بل خائے نہ دے خو ہسپتال کبہی د پنخوس روپے ورکریے نو پتہی دلته بنہ کوی۔ کہ دے ورنہ کریے نو بنہ نہ کوی۔ د ماجد خان غوندہی یو سفید پوش سرے، زمونہ یو معزز رکن چہ د ہغہ داپوزیشن دے نو د یو عام مریض بہ خہ حال وی؟ پہ دہ بانڈی بنہ۔ سوچ پکار دے او کم از کم کہ نور خہ نہ شو تہیک کولے نو چہ دا ہسپتالونہ خو تہیک کرو کنہ۔ کلہ وائی چہ ہیلتھ ریگولیتری اتھارتی جو روو، کلہ وائی چہ بل خہ کوؤ۔ ہیخ جو نہ شو۔ اتہ (8) میاشتے مخکبہی چہ کومے خبرے شوے وے، اوس ہم ہغہ حال دے۔

جناب سپیکر: میاں نثار گل صاحب۔ میاں نثار گل صاحب۔

میاں نثار گل: شکریہ جناب سپیکر۔ تقریباً تاسو جی چہ ناست یی دہیلتھ متعلق دے اسمبلی کبہی دیرے زیاتے خبرے کیری۔ زمونہ دا مجبوری وی جی چہ کلہ خومرہ تائم اسمبلی کبہی ناست یوؤ نو دلته کبہی یو نو بیا مازیکر تائم کبہی دے پیبنور کبہی اوسپرو نو دے ہسپتالونو کبہی ہم گر خو ولے چہ علاقہ مو غریبہ دہ۔ چا سرہ لیڈی ریڈنگ کبہی یو، کلہ پہ شیرپاؤ (ہسپتال) کبہی یو، کلہ چرتہ یو۔ د مریضانو سر تہ ولا پر یو چہ خہ مدد ئے او کرو۔ د زکوٰۃ منسٹر صاحب ہم ناست دے، ہیلتھ منسٹر صاحب خو شتہ دے ہم نہ۔ دا بحث روزانہ ولے کیری؟ حقیقت خو دادے چہ دا ایم پی ایز دہیلتھ متعلق خہ خبرہ کوی دا حقیقت دے۔ کلہ ماجد خان پاسی، کلہ میاں نثار پاسی، کلہ ڈاکٹر سلیم پاسی، نو دا دہی وجہ نہ نہ پاسی چہ یا دہیلتھ سرہ یا ڈاکٹرانو سرہ د ہغوے مینہ نشتہ۔ ڈاکٹرانو زمونہ ورونہ دی۔ زمونہ دہی معاشرے نہ دی۔ ہغہ بنہ خلق ہم دی جی خودا وایو چہ دا دکھی انسانیت ہغہ چہ کوم پہ ہسپتال کبہی پروت وی، چہ ہغہ مریض وی، چہ ہغہ پہ دہی سوچ بانڈی وی چہ یرہ ماتہ شوک راشی چہ گولی راگری، ہغہ فریاد کوی۔ نو مونہ تاسو تہ یو سوال کوو ہغہ بلہ ورخے ما یو واقعہ بیان کرلہ پہ دہی اسمبلی فلور بانڈی د لیڈی ریڈنگ متعلق۔۔۔۔۔

(قطع کلامی)

جناب سپیکر: مولانا ادریس صاحب۔

میاں نثار گل: نا یو منٲ جی، یو منٲ، زما د د خبرے پہ جواب کبھی۔۔۔

(قطع کلامی)

محترمہ رفعت اکبر سواتی: سر! پہلے میں نے ریکویسٹ کی تھی آپ سے۔

مولانا محمد ادریس: جناب سپیکر صاحب! زہ یو عرض کول غوارم۔

جناب سپیکر: اس کے بعد انشاء اللہ ضرور موقع دوں گا۔

میں نثار گل: زما خبرہ دہ جی ورہ غوندہ یو منٲ زما خبرہ واورئ جی۔ چہی تاسولہ پکار دہ چہی یو کمیٹی مو جو رہ کرے وے چہی دا میاں صاحب دروغ وائی او کہ ربتتیا وائی؟ نو کیدے شی خہ حالات تھیک شوہ و۔ نو تاسو دے د پارہ یو کمیٹی جو رہ کرئ۔ دا ہسپتالونہ او گورئ، ڊیر نیزدے دی۔ سپیکر صاحب، تاسو ہم ما بنام ہسپتال تہ خئی، دخیل د بونیر خلقو پوبنتنہ کوئ۔ زہ ہم د کرک خلقو پوبنتنہ کوم مونبرہ ورزانہ خو۔ نو تاسو تہ مونبرہ سوال کوو چہی دہسپتالونو متعلق، زکوٰۃ مسنہر ہم ناست دے، ہیلتھ منسٹر خونشتہ چہی د دہی متعلق خہ۔۔۔۔۔

(قطع کلامی)

جناب سپیکر: اوشو، میاں صاحب، مولانا ادریس صاحب۔

مولانا محمد ادریس: جناب سپیکر صاحب! دہسپتال متعلق زہ ہم یو خبرہ کول غوارم او ہغہ دا دہ چہی خنگہ دوئ او وائیل، دے ملگرو ز مونبرہ، نو اکثر د تیکو والا کوم بابوگان وی نو دوئ بھر دکانونہ کری وی او مریضان راخی ورتہ او ڊیرہ لویہ تباہی ئے او کرہ۔ دے متعلق بہ زہ تاسو تہ یو حقیقت والا لطیفہ او وایم چہی بالکل دا حقیقت دے۔ زما والد صاحب خبرہ کوئ۔ وائی زہ لارم دلته کبھی ماسرہ یو تیکو والا سرے ولا پروو او ہغہ نہ بیا وائی ما تپوس او کرو چہی تہ خہ کوے؟ وئیل ئے چہی زما دکان دے۔ ما ورتہ او وئیل چہی تہ کوم خائے کبھی کار



کوے؟ اووئیل چہ ہسپتال کبہی دا ٲیکو والا نہ وی دا دغہ والا، وائیل ئے  
 دا کار کوم۔ دکان ئے ویستہی دے۔ نو ہغہ یو دکاندار تہ وائ چہ مالہ 16 نمبر  
 والا 'ہینڈل' را کرہ۔ د "نیدل" پہ خائے کے "ہینڈل" لفظ استعمال کرو۔ نو ہغہ  
 دکاندار ورتہ اووئیل چہ "ہینڈل" خو شعبہ کبہی ملاویزی، ہلتہ لار شہ۔ دلته پہ  
 ہینڈل خہ کوے؟ داسہی خلق دی چہ ہغوہی "نیدل" تہ "ہینڈل" لفظ  
 استعمالوی، ہغوہی بھر لگیا وی، دکانونہ ئے کپی وی، زہ بہ خپل تنگی ہسپتال  
 ذکر تاسوتہ او کریم جی زہ ہغہ بلہ ورغ و رغلے ہم یمہ۔ داسہی بد حالت دے چہ  
 جناب، کومہ کمرہ کبہی مریض وی او ہغہ مریض ترے لار شی نو د ہغہی نہ ہغہ  
 بلہ او راہ د ہغے ہغہ کومتعلقہ کسان وی، ہغہ ترے او باسی۔ چہ بل مریض  
 ورشی، وائ یو راہ راورہ، بلب نشتہ، دیکبہی بلب اولگو، دیکبہی راہ  
 اولگو۔ د ہغہی نہ علاوہ چہ کوم د ہسپتال تائم وی، تاسو یقین او ساتھی،  
 دا کتران د ہسپتال پہ تائم لگیا دی او خپل پرائیویٹ کاروبار کوی۔ د مریض خہ  
 ہیخ قسمہ خیال نہ ساتی۔ نو زہ دا عرض لرم چہ یرہ د دہی ہسپتالونو چہ کوم  
 حالات دی، دا د بہتر شی۔ او یو عرض دا لرم چہ کم از م دا غیر کسان لگیا دی  
 او خائے پہ خائے ہغوہی خپل پریکٹسونہ کوی چہ پہ ہغوہی پابندی اولگی۔

جناب سپیکر: رفعت اکبر سواتی صاحب۔ رفعت اکبر سواتی صاحبہ۔ اوشو، مولونا  
 صاحب۔ جی۔

محترمہ رفعت اکبر سواتی: تھینک یو، مسٹر سپیکر سر۔ سر! میرے بہت سارے فاضل بھائیوں نے۔

(قطع کلامی)

جناب سپیکر: مختصر جی۔

محترمہ رفعت اکبر سواتی: جی، مختصر بتا رہی ہوں آپ کو اور حل بھی بتا رہی ہوں آپ کو کہ ہم روز اس ایوان

میں۔۔۔

(قطع کلامی)

جناب سپیکر: حل مجھے بھی معلوم ہے۔

محترمہ رفعت اکبر سواتی: آپ کو معلوم ہے، لیکن میں آپ کو یاد دلاتی ہوں۔

جناب سپیکر: نہیں، آج میں انتہائی سخت ڈائریکشن دوں گا اور کسی کو دوں گا، وہ مجھے معلوم ہے۔ ہاں۔  
 محترمہ رفعت اکبر سواتی: اچھا۔ تو سر، آپ پہلے ہماری بات سنیں پھر ہم ڈائریکشن لیں گے۔ تو اب ہماری  
 ڈائریکشن یہ ہے، کہ جو ہیلتھ کے معاملے پر بات ہو رہی ہے اوہم سب شکایات کر رہے ہیں تو اگر آپ کو یاد  
 ہو سر، میں پہلے بھی اسی ایوان میں یہ بات کر چکی ہوں کہ گورنر صاحب کا ایک آرڈیننس بھی ہے، اس میں  
 ایک Effective regulatory authority کا Constitute ہونا بہت ضروری ہے۔ آپ کے  
 ہیلتھ منسٹر صاحب جا کر صرف چھاپے مارتے ہیں حالانکہ انکی یہ اتھارٹی نہیں ہے۔ It does not come  
 under his jurisdiction بات یہ ہے کہ۔۔۔۔

(قطع کلامی)

جناب سپیکر: میرے خیال میں It is repetition۔ اس پہ بات آپ نے کی ہوئی ہے۔ آپ نے بات  
 کی ہوئی ہے۔

Mrs. Riffat Akbar Swati: It is a seven Members, Health Regulatory  
 Committee, which is not being constituted.

جناب سپیکر: نہیں، نہیں، اس سیشن میں، میرے خیال میں کل یا پرسوں کٹ موشن کے ذریعے اس پر  
 بات ہو گئی ہے۔ لیکن بات یہ ہے کہ۔ میرے خیال میں، میں۔۔۔۔

(قطع کلامی)

محترمہ رفعت اکبر سواتی: سر! جب سب لوگ بات کرتے ہیں تو آپ پندرہ، پندرہ منٹ سنتے ہیں۔ پتہ نہیں  
 آپ ہم سے ناراض ہیں یا کیا بات ہے کہ ہمیں تو سمجھ نہیں آتی کہ آپ کارویہ ہمارے ساتھ اتنا سخت کیوں  
 ہو گیا ہے؟ آپ نگہت اور کزئی کو ڈانٹتے ہیں مجھے ڈانٹتے ہیں۔ سر! آپ کیوں ہمیں دانٹتے ہیں؟ ہم تو کام کی  
 باتیں کرتی ہیں۔

میاں نثار گل: سر! اس بات کی ہم تائید کرتے ہیں اور ہمیں بھی اتنا ہی ٹائم دیا جائے۔

مولانا مان اللہ: جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: مولانا۔ اچھا پلیز، Carry on۔

محترمہ رفعت اکبر سواتی: سر! میں جو بھی بات کرتی ہوں تو آپ خفا ہو جاتے ہیں۔ پندرہ پندرہ منت، بیس بیس منٹ پوائنٹ آف آرڈر پہ باتیں ہوتی ہیں، ایک چھوٹی سی بات کو بیس منٹ تک کھینچتے ہیں تو آپ سر! ہم سے کیوں خفا ہوتے ہیں؟

جناب سپیکر: میرے خیال میں پلیز، آپ Continue کر لیں۔

محترمہ رفعت اکبر سواتی: سر! آپ رولنگ دیں اپنی خفگی پہ۔

جناب سپیکر: آپ Continue کر لیں۔ پلیز۔ Continue کر لیں

مولانا امان اللہ حقانی: جناب سپیکر صاحب۔

محترمہ رفعت اکبر سواتی: سر! آپ رولنگ دیں۔

جناب سپیکر: نہیں، Continue کر لیں۔ میں یہ رولنگ دیتا ہوں کہ آپ Continue رکھیں بس۔

محترمہ رفعت اکبر سواتی: تھینک یو ویری مچ، سر! میں بہت خوش بھی ہوں اور محظوظ بھی ہوں کہ آپ نے مجھے Continue رکھنے کو کہا ہے۔ لیکن سر، میں واپس اسی بات پہ آؤں گی کہ ایڈجرنمنٹ موشن، کال اٹینشن، کٹ موشن، ریزولوشن، Please ask for the constitution of a Regulatory Authority اس سے بہت سے مسائل حل ہو جائینگے۔

Thank you very much, Sir.

جناب سپیکر: میں اصل میں، حکومت کچھ کہنا چاہتی ہے، یا میں کچھ کہوں؟

مولانا امان اللہ: جناب سپیکر صاحب! زونر دی فاضل آرا کینو پہ ہیلتھ باندی خبرے او کرہ ، یقیناً پہ ہیلتھ کبھی چھی خہ مسائل دی، زما پہ نظر ککے دیکبھی زیادہ حصہ د سیکر تری صاحب دہ او سیکر تری صاحب خان تہ بالکل عقل کل وائی۔ د ہغہ دا خیال دے د خان متعلق چھی زہ خہ خبرہ او کرہ، ہغہ بہ بالکل، ہغی نہ نہ شاتہ کیدل پکار دی او ہغہ بالکل تھیک وی۔ پہ ہغہ وجہ باندی زونر دا منسیر صاحب ہم ہغہ کلہ یو طرف تہ کری او کلہ بل طرف تہ او غلطے مشورے ورکوی۔ نو یقیناً پہ ہیلتھ کبھی دیرے غتے مسئلے دی او دیکبھی زیادہ حصہ چھی کومہ دہ ہغہ د سیکر تری صاحب دہ۔

جناب سپیکر: جی حافظ حشمت خان صاحب! آپ کچھ کہنا چاہتے ہیں؟

جناب حشمت خان (وزیر زکوٰۃ و عشر): حکومت کی طرف سے ہیلتھ منسٹر صاحب کی طرف سے؟

جناب سپیکر: بالکل کہیں۔

وزیر زکوٰۃ و عشر: بسم الله الرحمن الرحيم - شکر یہ ، سپیکر صاحب - کومے اہم مسئلے طرف تہ زما معزز رونرو توجہ اوگرخولہ ، حقیقت دا دے چہ خومرہ حدہ پورے دا شعبہ د عبادت شعبہ دہ او پہ ہغہ جذبہ باندہی پہ دیکبہنی کار کول پکار دی نوزہ بہ دا اعتراف او کرم چہ زمونرہ د پخوا نہ چہ خومرہ ہم دہیلنتہ سرہ وابسطہ رونرہ دی نوپہ دہی جذبے سرہ کم خلق کار کوی۔ چہ یو طرف تہ زہ د گورنمنٹ نہ تنخواہ واخلم او بل طرف تہ دا کار زہ د عبادت او داجر پہ نیت باندہی او کرم ، اللہ تعالیٰ د دوی تہ توفیق ورکری۔ خومرہ حدہ پورے چہ د ماجد خان لا لا تعلق دے ، دوی تہ زہ دا خبرہ کوم چہ دغہ موقع ، دغہ تاریخ او دغہ ٹائم ، دا د د حکومت پہ نوٹس کبہنی راولی ، مونرہ تہ د او بنائی او زہ نن نہ دا اعلان کوم چہ د ہغوی خلاف بہ ضرور کارروائی کوے (تالیان) او دغہ رنگے نور نونرہ چہ ، دا کار پہ شریکہ باندہی چلول پکار دی ، چرتہ ہم چہ شوک خامی اوینی ، د حکومت پہ نوٹس کبہنی روالی او واقعاً ہر ممبر خی د زمونرہ پہ شریکہ کار دے۔

جناب سپیکر: جی او شو۔

وزیر زکوٰۃ و عشر: او شو جی "

جناب سپیکر: بنہ جی ، د معزز ممبران د دہی ایوان پہ نوٹس کبہنی راولی ، زما پہ خیال دا کافی دہ او پہ دہی سلسلہ کبہنی یعنی کمیٹی آن ہیلنتہ خصوصی رپورٹ چہ دے ، ہغہ ئے ایوان منظور کرے دے اوس حکومت تہ پکار دی چہ فی الفور ہغی تہ عملی جامہ واغونڈی۔ د دہی سرہ سرہ زہ چترمین سٹینڈنگ کمیٹی آن ہیلنتہ ، ڈاکٹر سلیم صاحب تہ وایم چہ د تولو نہ پہ پارلیمان پراسیسز کبہنی کمیٹی چہ کلہ Affective وی نو ہغہ چہ کوم سفارشات راوری ، زما پہ خپل خیال د دوی پکبہنی غت رول دے ، زہ ڈاکٹر سلیم صاحب تہ وایم چہ ہیلنتہ کمیٹی چہ کومہ دہ ، ہغہ لہرہ Affective کری او پہ ہیلنتہ کبہنی چہ خومرہ قباحتونہ دی ، دا بہ ہم د دوی پہ سترکنس باندہی ، د دوی ویگیلنس باندہی د ہیلنتہ کمیٹی د ممبرانو پہ سفارشاتو باندہی د ہغوی پہ دیلی بریشن باندہی او ہغہ

کمزورئ او د هغې تيارول او په ايوان ته راوړل او په هغې باندې حکومت مجبور کول او د هغه کول يقينی جوړول، دا زما په خپل خيال د دې سره به حالات تهېک کيدے شی، د دې نه علاوه حالت نه شی تهېک کيدے۔ نو لهدا چئيرمين هيلته کميتی ته زه د درخواست کومه چې هغوې په اولنی فرصت کبني د هيلته ستندنگ کميتی اجلاس راوغواړي او په دې تمام دغه باندې يو کميتی جوړ کړی او هغه دے ايوان ته راوړی او دا ايوان ئے مخکبني حکومت نه د عملی کار کولو د پاره اوليری۔

مولانا محمد مجاهد خان الحسينی: زما جی درخواست دے۔

ڈاکٹر محمد سلیم: جناب سپیکر صاحب! ان شاء اللہ تعالیٰ زما ملگری د گلہ کوی۔۔۔

( قطع کلامی )

مولانا محمد مجاهد خان الحسينی: زما درخواست دے۔۔۔۔

( قطع کلامی )

ڈاکٹر محمد سلیم: زه او زما ملگری چې کوم دی، هغه د ډاکترانو په تکلیفونو کبني شامل دی۔

( قطع کلامی )

مولانا محمد مجاهد خان الحسينی: دے کميتی سره د واپدا نوم ہم شریک کړی۔۔۔

( قطع کلامی )

ڈاکٹر سلیم: زمونږه به مخلصانه کوشش کو خودا خبره ده۔۔۔

( قطع کلامی )

مولانا محمد مجاهد خان الحسينی: په هسپتالونو کبني خود ہم کبیري لکه خنګه چې واپدا کبني کبیري نو د واپدا د شے ہم ورسره شریک کړی۔

جناب سپیکر: چائے کا وقفہ۔۔۔۔۔۔۔۔

(اس مرحلہ پر ایوان کی کارروائی چائے کے لئے ملتوی ہوگئی)

(وقفہ کے بعد جناب سپیکر مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔)

## قراردادیں

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔۔۔۔۔ قرارداد نمبر 50 جناب فرید خان صاحب، چونکہ انہوں نے مجھ سے کہا تھا کہ میری قرارداد اسرار اللہ خان گنڈاپور صاحب پیش کریں گے تو لہذا اسرار اللہ خان گنڈاپور صاحب، پلیز۔

جناب اسرار اللہ خان: شکریہ، جناب سپیکر، یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے اس امر کی سفارش کرے کہ دیر، دروش چترال کے درمیان ہیلی کاپٹر سروس شروع کی جائے۔

جناب سپیکر! آپکو علم ہو گا کہ اس پر پہلے بھی جب آفتاب احمد خان شیر پادو وزیر اعلیٰ تھے، تو اس سروس کو باقاعدہ چالو کیا گیا تھا عوام کی فلاح کے لئے تو اب میری یہ درخواست ہے کہ ہمارے صوبے کے کئی علاقے برف باری کی وجہ سے کٹ جاتے ہیں اور جب تک وہ ٹنل نہیں بن جاتی تو مہربانی کر کے اس سروس کو شروع کیا جائے۔

Mr. Speaker: It is the desire of the house that the resolution moved by the honourable Member, Israrullah Khan Gandapur, on behalf of Mr. Farid Khan, MPA may be passed?

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The "Ayes" have it. The resolution is passed unanimously

قرارداد نمبر 52، ڈاکٹر ذاکر اللہ خان صاحب۔

ڈاکٹر ذاکر اللہ خان: شکریہ، سپیکر صاحب قرارداد نمبر 52 " یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ ملاکنڈ ڈویژن میں زرعی منصوبوں میں کاشت کاروں کے لئے سٹورٹیج، پراسیڈنگ اور مارکیٹنگ کی سہولتوں کی فراہمی کو اولین ترجیحات میں شامل کیا جائے گا۔ جناب سپیکر صاحب! ملاکنڈ ڈویژن خوتا سوتہ معلومہ دہ چچی پہ دہی کبنی بہ مخکبنی پوست کاشت کیدل او د خلقو د آمدن دغہ یو واحدہ ذریعہ وہ او کلہ چچی د پوست پہ کاشت بانڈی حکومت پابندی اولگولہ نوہلتہ بیا خلق پیاز، تماہر او دے سبزیانو طرف تہ لارل او باغاتو طرف تہ لارل، زما خیال دے چچی د دہی خبرے انکار نہ شی کیدے چچی

سيب او آرو او مالٽا، دا د ملاڪنڊ ڊويژن نه دے صوبے ته ٻم سپلائي ڪيري، ٽول پاڪستان ته سپلائي ڪيري۔ دغه شان ڪه تاسو پيا ز او گورنئي نو د پيا زو متعلق يو خبره صرف عرض ڪول غوارمه چي اوس زمونڙه د زميندارو پيا ز او شول په پتو ڪبني او تاسو يقين او ڪري چي ڪله ئه هغوې په ٽرڪ ڪبني واچوي او دلته ڪبني منڊئي ته يوسي لاهور ته نو هغه ڪرايه ٻم نه پوره ڪوي نو بهر ئه واري او بهر ئه او غورزوي۔ بهر ئه او غورزوي خڪه چي هلته ڪبني ترينه د جنڊئي بغه ڪرايه ٻم خي۔ نو په دې وجه باندي زميندار بالڪل تباه برباد شو ڪبني نو په فصلونو باندي خلق محنت ڪوي نو د پيا زو، د ٽماٽرو، د دې سبزيانو د پارھ دے دے مناسب انتظام ڪول پڪار دي چي د دې د پارھ ڪولڊ سٽوريج جوڙ شي او چي نور چي د مارڪيٽنگ د هغي انتظامات او شي دا يواھ خبره مے عرض ڪولہ۔

جناب سپيڪر: قاري محمود صاحب۔

قاري محمود (وزير زراعت): شڪريہ۔ جناب سپيڪر صاحب۔ د محترم ڊاڪٽر ذاڪر شاه صاحب د تجويز، قرارداد چي دے دا ڊيرا ٻم قرارداد دې او په دې ضمن ڪبني به مونڙه عرض او ڪرو چي وړاندي حڪومت ٻم د رنگه ڪوشش ڪرے وو چي د دې زراعت د پارھ مارڪيٽنگ پراسسنگ دا پروگرام او ڪري خو هغوې ٻم په دې ڪبني ناکامه شوې دي او مونڙه سره دا احساس دے چي ڪوم زمينداران بعضے وخت ڪبني چي ڪوم د هغوې زراعت پيداوار مونڙه وايو چي زيات ڪري، پيداوار زيات شي ليڪن د هغي د پارھ مارڪيٽ نه وي، د هغي د پارھ منڊئي نه وي چونڪه د ضلعي دے حڪومتونو ٻم دا ذمه داري وه او هغوې ته دا ذمه داري حواله شوې ده چي هغوې د دې دا پارھ منڊئي قائمه ڪري او غالباً چي دريو ضلع ڪبني منڊيانے شته دے خود دے سلسله ڪبني خبره ددا ده چي د دوي د قرارداد سره مونڙه Agree يو۔ چونڪه د صوبے لڙ وسائل مطابق باندي، چي وسائل لڙ محدود دي نو مونڙه د مرڪزي حڪومت ته سفارش ڪوؤ چي مونڙه سره په ديڪبني تعاون او ڪري او دا رنگه سهولتونو مونڙه ته مهيا ڪري او مونڙه د دوي د قرارداد حمايت ڪوؤ۔

ڈاکٹر ذاکر اللہ خان: سپیکر صاحب! زہ د منسٹر صاحب مشکوریمہ او ہغوی  
 Already د دہی سرہ اتفاق کوی نو بس پاس ئے کرئی جی ہسہی ہم "ترجیحات میں  
 شامل کیا جائے"

جناب سپیکر: نو ہغہ خو بہ مرکزی حکومت، دا خو مطلب دا دے چہی ترجیحاتو تہ  
 دے۔۔۔۔۔

ڈاکٹر ذاکر اللہ خان: "ترجیحات میں شامل کیا جائے" دغہ پکبنہی نشتہ۔

جناب سپیکر: نو پہ مرکز کبنہی بہ، دوی بہ ورتہ سفارش خپل او کپری کنہ۔ پہ  
 ترجیحاتو کبنہی خودا خبرہ راخی کنہ۔

ڈاکٹر ذاکر اللہ خان: دا قرارداد جی تاسو پاس کرئی نو۔

Mr. Speaker: Is it the desire of the House that the resolution No.52,  
 moved by the honourable Member, Zakir Ullah Khan, may be  
 passed.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The Ayes' have it. The resolution is passed  
 unanimously.

قرارداد نمبر 71 جناب زرگل خان صاحب۔

جناب زرگل خان: بسم اللہ الرحمن الرحیم! "یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ وہ  
 وفاقی حکومت سے اس امر کی سفارش کرے کہ عوام کی سہولت کی خاطر اسلحہ لائسنس فیس ڈاکخانہ میں جمع  
 کرنے کا پرانا طریقہ کار رائج کیا جائے" سر! دا ڈاکخانہ چہی دی، نو دا ہر خائے موجود  
 دی جی، پہ کلو کبنہی ہم۔۔۔

(قطع کلامی)

جناب سپیکر: پہ کالا ڈھا کہ کبنہی شتہ دے؟

جناب زرگل خان: شتہ دے جی نزدی، نزدی او بینکونہ نشتہ دے۔ نو ڈیر تکلیف د  
 دہی وجہ نہ چونکہ د عوامو د سہولت د پارہ جی دا دغہ دے چہی د ڈاکخانہ ہغہ  
 زرہ طریقہ تھیک وہ نو کہ ہغہ بحال شی نو تھیک بہ وی۔



جناب سپیکر: جمشید خان صاحب۔

جناب جمشید خان: د دی قرارداد سرہ خو جی اتفاق کوؤ، ورسره ورسره صوبائی حکومت ته دا خواست کوؤ چہی اسلحہ لائسنس باندہی پابندی ختم کری۔ چہی د اسلحہ لائسنس نہ پابندی اوچتہ شی خکہ چہی عوامو ته ډیر زیات تکلیف دے۔ یو دا دہ چہی طریقہ کار نئے ہم ډیر اوږد کرے دے جی۔ دلته بہ راخی پیسنور ته او پکار دہ چہی دا اختیار هلته ډی سی او له ور کرے شی چہی هغه د لائسنسونہ جو روی۔

جناب سپیکر: دا جی اماند منٹ پکینہی راولے، د دوی د قرارداد اہمیت ختموے۔

جناب زرگل خان: هغه جدا خبرہ کوی جی او دا پرے مہ دغہ کوئی جی۔ د دوی خبرہ ہم تھیک دہ، د هغہی زہ تائید کومہ جی۔

جناب سپیکر: جدا بیا د هغے د پارہ یعنی مطلب دا دے دغہ پکار دے۔ جی مشتاق احمد غنی صاحب۔

جناب مشتاق احمد غنی: جناب سپیکر! زرگل خان کی جو ریزولیشن ہے۔ میں اس کی مکمل تائید کرتا ہوں اور Addition یہی ہے اس میں ساتھ کہ صوبے میں چونکہ لائسنس کے نئے اجراء کے اوپر پابندی ہے اور بہت سے لوگوں کے پاس اسلحہ تو موجود ہے Self-protection کے لئے اور یہ ہر بندے کا قانونی حق بھی ہے کہ وہ اسلحہ اپنے پاس رکھے لیکن لائسنس پر پابندی کی وجہ سے اسلحہ تو موجود ہے لیکن سرکاری خزانے میں اسکی فیس نہیں آرہی۔ میری یہ گزارش ہے کہ ایک تو اسکا وہ پرانا سسٹم بحال کیا جائے، ڈاکخانوں میں جمع ہو، لوگوں کو سہولت ہو اور دوسرا نیا جو Non-prohibited bore اسلحہ ہے، اسکے لائسنس کے اجراء کی بھی اجازت دی جائے۔ اسے قومی خزانے میں بھی Revenue generate ہوگا اور لوگوں میں بھی تحفظ کا احساس پایا جائے گا۔

جناب سپیکر: ملک ظفر اعظم صاحب!

جناب نثار صفدر: جناب عالی۔

جناب سپیکر: نثار صفدر جدون صاحب۔

جناب نثار صفدر: میں زرگل خان کی قرارداد کی مکمل تائید کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: مجھے پتہ ہے کہ آپ تائید کریں گے۔ اچھا، ملک ظفر اعظم صاحب۔ آپ بھی تائید کرتے ہیں؟

ملک ظفر اعظم (وزیر قانون و پارلیمانی امور): جی ہاں، دیہاتوں کے لوگوں کے لئے پرانا طریقہ کار ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: تو پھر Is it the desire of the House that the resolution moved by honourable Member, Zargul Khan, may be passed?

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The resolution is passed unanimously.

قرارداد نمبر 72 جناب عبدالماجد خان صاحب -

جناب عبدالماجد: قرارداد نمبر 72 جناب سپیکر صاحب! یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے اس امر کی سفارش کرے کہ چونکہ گرم گڑھی، ورسک، ملاکنڈ اور درگئی کے پاور ہاؤسز صوبہ سرحد کے خرچ پر بنائے گئے ہیں جبکہ کل منافع مرکزی حکومت وصول کرتی ہے۔ لہذا مرکزی حکومت مذکورہ پاور ہاؤسز کے بننے سے تاحال تک کا منافع صوبہ سرحد کو واپس کرے۔ نیز مذکورہ پاور ہاؤسز کو صوبہ کے حوالے کیا جائے۔ جناب عالی! زہ یو دوہ خبر سے پہلے دہی اوکرمہ ستاسو اجازت دے جی؟

جناب سپیکر: جی۔

جناب عبدالماجد: دا پاور ہاؤسز خلور چہ دی، دا د صوبے پہ خرچہ باندھی جوڑ شوہی وو جی۔ پہ 1956 کبھی چہ کلہ یونٹ جوڑ شولو جی نو دا پاور ہاؤسز، د دہی دا ٹول ہر خہ وو، واپدے پہ شکل کبھی لاہور تہ لارل۔ چہ کلہ پہ 1969-70 کبھی بیا یونٹ مات شولو جناب، نو واقعہ دا دہ چہ دا ئے د ہغی واپدے سرہ اوتہلہ او چہ کوم زمونہ د صوبے حق وو چہ زمونہ پہ خرچہ باندھی جوڑ شوہی وو۔ ہغہ ئے را واپس نہ کرلو۔ یا دا ہر خہ چہ جوڑوی خودا زمونہ حق دے او دا ئے د ہغی وخت نہ، د 1970 نہ واخلی جناب، تراوسہ پورے د دہی چہ کوم

دغہ دے، دا د د د صوبے تہ واپس کھری او دا د واپس د صوبے حق ملکیت او گھر خولے شی۔

جناب سپیکر: جی، زما پہ خپل خیال۔۔۔

(قطع کلامی)

جناب زرگل خان: سر! مونہر د د د تائید کوؤ۔ دا حقیقت کبھی Genuine خبرہ دہ۔

جناب سپیکر: سعید خان تہ، ستاسو ئے۔۔۔۔

جناب سعید خان: زہ ئے ہم تائید کوم جی۔ ولے بہ ئے نہ کوؤ؟

جناب سپیکر: ملک ظفر اعظم صاحب۔

وزیر قانون: جناب سپیکر! مونہر ئے تائید کوؤ۔

Mr.Speaker: Is it the desire of the House that the resolution No.72, moved by honourable Member, Abdul Majid Khan, may be passed?  
(The motion was carried)

Mr.Speaker: The 'Ayes' have it. The resolution is passed unanimously.

قرارداد نمبر 84 محترمہ فرح عاقل شاہ صاحبہ،۔ Absent, it lapses. قرارداد نمبر 85 جناب زرگل خان صاحب۔

جناب زرگل خان: "یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے اس امر کی سفارش کرے کہ وہ محکمہ نادر اکوہدایت کرے کہ صوبہ سرحد کے بیشتر علاقوں کے عوام کو یہ شکایت ہے کہ فروری 2002 کو جمع کئے گئے کمپیوٹرائزڈ شناختی کارڈز فارما موں کے بدلے ابھی تک کارڈز تیار نہیں کئے گئے۔ لہذا شناختی کارڈوں کی فوری تیاری اور عوام کو فراہمی ممکن بنائی جائے۔

سر! دا د فروری، مارچ، جون 2002 نہ فارمونہ ہغوپی داخل کھری وو او اوسہ پورے ہغہ کارڈونہ خلقو تہ نہ دی ملاؤ شوپی او حالانکہ تین گنا رقم ئے ہم داخل کھری وو۔ د 35 روپی پہ خائے ئے یعنی سل سل، دوہ دوہ سوہ روپنی داخلے کھری وے او دا ما سرہ ثبوتونہ ہم موجود دی، دا پول ہغہ چتونہ دی۔ دا اوسہ پورے، روغ کال ئے اوشو او نہ دی ملاؤ شوپی۔

جناب سپیکر: بس بیگ ئے درلہ درکروپہ هغی کبني ئے واچوه۔

جناب زرگل خان: او چي ملاؤ شي نوپه بيگ کبني به ئے اورم۔ تهينک يوسر۔

جناب پير محمد خان: سپيکر صاحب! داسي يو قرارداد زما دے باره کبني وو د دي محكمه هڊو ختمولو د پارہ۔

جناب سپیکر: بنه۔

جناب پير محمد خان: ځکه چي دا داسي بنه محكمه ده چي زمونږه خپل فيملي چي مونږه كوم فارمونه جمع کړي وو۔ يو کال ئے اوشو، په هغی کبني صرف دوه کارډه ملاؤ شوې دي ماته۔ يو ماته ملاؤ شو دا يو دوه مياشته ئے اوشوې او د رور د تحصيل ناظم دے او هغه ته ملاؤ شو، باقی دے ټول فيملي ته لا تراوسه نه دي ملاؤ۔ چي ماته نه ملاويزي، تحصيل ناظم ته نه ملاويزي نو چي دے باقی قوم ته به څنگه ملاويزي؟ د دپوچے نه ما پرے قرارداد راوړے دے چي دا محكمه د ختمه شي او هغه زور سستم بحال کړي خو هغه تاسو په دغه باندي راوستي نه دے۔

جناب سپیکر: ته د دي قرارداد مخالفت کوه چي دا دے نه پاس کيږي؟

جناب پير محمد خان: که دغسې حال وي نو مهرباني دا وکړئي۔۔۔

(قطع کلامي)

جناب سپیکر: زرگل خان۔۔۔

(قطع کلامي)

جناب پير محمد خان: د ده دانه Oppose کوم۔ که ورسره Add کولے شي، مهرباني کوئي چي دا محكمه د سره ختمه شي۔

جناب سپیکر: نو وفاقي محكمه ده، زرگل خان سره ده۔ ولے څه او وايو۔ دا محكمه مونږ ده ته ورکړي ده۔

جناب انور کمال خان: که د دي ټولو محکمو نه ځان خلاصوي، ده ته ئے حواله کړئي چي هر څه ختم کړئي۔

جناب سپیکر: نو ہغہ خو زرگل خان تہ مونبرہ دا وفاقی حکومت ہولے محکمہ ورکری دی۔

جناب زرگل خان: دا خپلہ محکمہ ہم وی کنہ جی خو چہ عوام تہ سہولت نہ رسی کنہ نو پکا ر دہ مونبرہ خو عوامو دے د پارہ رالیہ لے یو او غریب عوامو تہ تکلیف دے جی۔

Mr.Speaker: Is it the desire of the House that the resolution No.85, moved by honourable Member,Zargul Khan, may be passed?

(The motion was carried)

Mr.Speaker: The 'Ayes' have it. The Resolution is passed unanimously.

قرارداد نمبر 164 محترمہ نسرين خٹک صاحبہ۔ Absent it lapses۔ قرارداد نمبر 194 محترمہ زبیدہ خاتون صاحبہ۔

محترمہ زبیدہ خاتون: بسم الله الرحمن الرحيم "ہر گاہ کہ مرکزی حکومت نے کالج کی سطح پر تعلیمی اداروں کے نصاب سے اسلامیات اور پاکستان سٹڈی کے مضامین کو خارج کرنے کی منصوبہ بندی کی ہے حالانکہ یہ ملک اسلام کے نام پر معرض وجود میں آیا ہے لہذا یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے اس مر کی سفارش کرے کہ تمام تعلیمی اداروں کے نصاب سے مذکورہ مضامین خارج نہ کئے جائیں"

جناب سپیکر صاحب! ہائر ایجوکیشن کمیشن کی طرف سے مختلف کالجوں میں ان سے Suggestion لینے کے لئے کہا گیا ہے اور کچھ کالجوں نے اس پر Sign کر کے اسکی Approval بھی دے دی ہے، اس بات کی اور یہ دونوں مضامین جو ہیں، یہ کالج اور میڈیکل کالج کی سطح پر As a compulsory subject خارج کرنے کا منصوبہ بنایا گیا ہے، As a elective subject اسے رہنے دیا گیا ہے لیکن As a compulsory subject اسے خارج کرنے کا منصوبہ بنایا گیا ہے۔ محترم سپیکر صاحب! میں آپکی وساطت سے اس معزز ایوان کی توجہ ایک اہم۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: یہ کیا ہے؟ قرارداد تو ہو گئی ہے، بس۔

محترمہ زبیدہ خاتون: جی قرارداد کے متعلق کچھ اور۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: میرے خیال میں غرض و غایت، اہمیت اسکی ہے۔ میرے خیال میں کوئی ہاؤس میں بھی معزز رکن اس موڈ میں نہیں ہے کہ اسکو Oppose کرے تو۔

Is it the desire of the House that the Resolution No.194, moved by honourable Member, Mrs. Zubaida Khatoon, may be passed?

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it the Resolution is passed unanimously.

جناب مشتاق احمد غنی: سر! پوائنٹ آف آرڈر۔ ابھی ایک ریزولوشن ہم نے پاس کیا ہے، تھوڑی سی اس میں اسکی وضاحت کرتا ہوں کہ شاید ہم نے اس میں کچھ غلطی کی ہے۔

جناب سپیکر: ابھی تو۔۔۔۔۔

جناب مشتاق احمد غنی: پشتو کی وجہ سے ہم تھوڑا۔ سر! اس میں ماجد صاحب کی قرارداد جو تھی Already اسمیں Net hydly profit شامل ہے اور یہ کوئی الگ چیز نہیں ہے۔ ہمارا جو Claim ہے 17 ارب والا، اس میں یہ Already concluded ہے۔

جناب سپیکر: ابھی تو بات ہو گئی ہے۔ مطلب یہ ہے کہ ابھی Consideration کے لئے پھر آپ۔۔۔۔۔

جناب مشتاق احمد غنی: مرکز والے کہیں ہنسیں نا اور کہیں کہ ہمیں پتہ نہیں تھا۔

جناب سپیکر: معزز اراکین اسمبلی! اسمبلی سیکرٹریٹ کی طرف سے آپکو تحفہ ایک عدد بینڈ بیگ پیش کیا گیا ہے۔ ساتھ ہی بیگ میں ایک عدد Booklet جس میں اسمبلی کے قواعد کا خلاصہ ہے۔ آپ کی رہنمائی کے لئے رکھا گیا ہے جس سے آپ کسی وقت بھی اسمبلی کی کارروائی کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کے لئے پڑھ کر اپنی یاداشت تازہ کر سکتے ہیں شکر یہ۔

The sitting is adjourned till 09:30 am tomorrow morning.

---

(اجلاس بروز بدھ مورخہ 2 جولائی 2003ء صبح ساڑھے نو بجے تک کیلئے ملتوی ہو گیا)